۶۶۹۷
احکام شرع محبوب باری

اے تعزیہ پرستو اے ضلالت سرشتو باوجود
پہونچنے مولٰنا مدظلہم راٹروی کے اِن دلائل باہرہ و سلاسل
قاہرہ - اب بھی اگر اپنے افعال مذمومہ کے ارتکاب سے باز نہ آئے تو خوب یاد رکھو

احکام شرع محبوب باری

فی

ازالہ بدعات تعزیہ داری

وہی امام جگر پارۂ خیر الانام جنکے دین مین یہ تخم مفاسد بو رہے ہو
اور اپنے کو چاہ معصیت و ریاکاری مین ڈبو رہے ہو خود تمسے اپنی بیزاری اختیار کرینگے
اگر مانو تمھارا ہی مزا ہے ؎ نہ مانوگے تو ذلت کی سزا ہے

المشتہر خاکسار منشی محمد عثمان خان ٹھیکہ دار ساکن رٹری ضلع مین پوری
محمد مجید الرحمٰن کے اہتمام سے مجیدی پریس کانپور مین چھپا

جناب مولنا وصال محمد خانصاحب مدظلہم اٹڑوی کی تصنیفات وتالیفات کا ذخیرہ

(۱) گنجینۂ عرفان

المعروف

خلاصۂ تاریخ مقام رپڑی

فی

حالات اولیاء کرام چشتی

(۲) تحفۃ الفقراء انتفاع النظراء در دو جلد

(۳) تحفۂ چہار [illegible] فقراء غیر درماندہ

(۴) [illegible]رمان خیر البشر

در زجر و ذلت گداگر

(۵) ہدایت المسلمین

تنبیہ فقراء مذلین

(۶) استغنا فقراء

(۷) سراپا نور میلاد حضور

(۸) مظہر حسنات طریقۂ رشد وہدایات

(۹) کلمات الکفر

بچاتا ہون مسلمانون تمہین راہِ جہنم سے بلاتا ہون طرف عیشِ بہشت جاودانی کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ حمداً کثیراً ونصلی علیٰ رسولہٖ بشیراً ونذیراً

اللّٰھم ارنا الحق حقاً ومحق الباطل بطلاً

سوال

کیا فرماتے ہین علماء دین اور مفتیان شرع متین اس امر مین کہ مذہب اہل سنت مین تعزیہ بنانا اور مجلس مرثیہ خوانی وکتاب خوانی کرنا شرعاً کیسا ہے آیا اس سے شہداء کربلا کی ارواح طیبات کو کچھ ثواب پہونچتا اور پڑھنے سننے والون کو شرع شریف مین کچھ اجر مقرر ہے۔ ویا ایسے لوگون پر کسی قسم کا گناہ اور برائی ثابت ہوگی۔ اور شربت سبیل وطعام نذر حسین رضی معین کردہ کا جیسے اکثر مسلمان ایام ماہ محرم الحرام مین کیا کرتے ہین اور تعزیہ کا چڑھایا ہوا کھانا پینا کیسا۔ اور اگر کوئی مسلمان سنی مذہب ہو کر تعزیہ وعلم وشدہ بناوے۔ یا ان امور کے اجرا مین شریک چندہ ہو

یا کھہ سنکر اورون سے چندہ دلوادے۔ یا تعزیہ کی زیارت کیواسطے جاوے۔
یا اسکام کیواسطے اپنا فرش فروش اور کسی برتن وغیرہ سے اعانت پہونچاوے۔
یا تعزیہ کی روشنی کے لیے تیل بتی وغیرہ سامان بہم کرے۔ ویا اُسپر مہندی ضریح
روشن کرکے لیجاوے۔ یا تعزیہ کے جلومین اکھاڑے قائم کرکے لیزم و بنیٹھی بلائے
اور پھری گدکا پھینکے پھکاوے اُسکو براق ورق وغیرہ سے سجاوے۔ لاگہاے
گوناگون سے جلوہ کھلاوے۔ یا اُسپر مٹھائی وغیرہ کی دوکان لگاوے۔ یا باوجود
قدرت تماشائیون نظارہ کنان تعزیہ کو نزدیک۔ زن و فرزند خواہر و دختر وغیرہ
متبعین کو مجالس اور زیارت اور دید تماشے کی غرض سے بھیجے۔ یا تعزیہ پر شیرینی
مٹھائی شربت و مالیدہ۔ چاول کھچڑہ وغیرہ چڑھاوے۔ یا جو لوگ کھانا و شربت
وغیرہ پیش تعزیہ رکھتے ہین یہ اُنپر درود فاتحہ مروجہ دیوے دلاوے۔ اور جو کچھ
اُسپر چڑھایا گیا ہے کھائے پیے۔ اور ایام محرم مجالس تعزیہ داری مین مثل شیعہ
مرثیہ خوانی و کتاب خوانی مین سرگرم رہے۔ اور شیعون کی مجالس مین شریک
ہووے۔ اور بعد مجلس اُنکا تبرک لیکر نوش کرے۔ اور اپنی مجلس مین شیعون سے
مرثیے پڑھواوے۔ اور امید خوشی اور دفع غم — ہر اوقات رفاض کی طرح
عزاداری مین نذر منت مجلس مرثیہ خوانی معین کیا کرے۔ اور جب مجلس ترتیب
دے رلانے پٹانے کی غرض سے مرد و عورتین فراہم کرے اور ارتکاب ان
تمام امور کو ذخیرہ نکوئی اور ثواب عظیم تصور کرے اور دعوی کہ ہم یقینی محب امام

و غمخوار اہلبیت رسول علیہ السلام ہین۔ اور کسی بزرگ کے نام زد کرکے کسی
مسلمان نے چھڑی و جھنڈا و نشان وغیرہ نصب کیے ہون اور اُنپر لوگ
روپیہ پیسا اور شیرینی مٹھائی وغیرہ چڑھاوین۔ اور یہ شخص اُن اشیاے
مسطورہ پر درود فاتحہ دیوے۔ اور اُن کو اپنے خورد و پوش کے استعمال مین
لاوے۔ و یا کسی نے پیر و شہید و ولی کے نام سے گور مصنوعہ جھوٹی قائم کی ہو
اور اُسپر لوگ مرغ و بکرا وغیرہ ذبح کرین۔ و یا اُسپر نذر و نیاز مین طعام پختہ
و مٹھائی وغیرہ چڑھاوین اور یہ شخص اُس کھانے کو اکل طیب سمجھکر کھاوے اور
نقدیات وغیرہ صرف مین لاوے۔ اور اُسکو اپنی مِلک و جاگیر آبائی تبلاوے۔
یا کسی بزرگ کے گور اصلیہ کے ساتھ کہ لوگ صاحب قبر کو حاضر و ناظر اور نفع و ضرر
کا مالک و مختار جان کر اُسپر چادرین و مٹھایان وغیرہ چڑھاوین جیسا کہ بعض زن
و مرد مسلمان اور مردمان ہنود اپنا معمول رکھتے ہین۔ پس اِن کُل اشیاء کو جنکا مذکور
زیر قلم ہوا نیز کھاوے اور پہنے اور پھر وہی شخص پیش امام ہو کر مسلمانون کو
نماز پڑھاوے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے مین کیا حکم ہے آیا نماز ہو جاتی ہے
یا نہین۔ اور وہ خورد و پوش وغیرہ کیسا ہے۔ اور اُس لباس سے جو ارتکاب
آثار شرکیہ کے ذریعہ سے وصول ہوا نماز پڑھنی کیسی رہے گی۔ اور شریعت غرا
مین ایسے پیش امام مسجد کے حق مین کیا امر قرار پانا چاہیے۔ اور نذر نیاز غیر اللہ
[illegible] گھنے والے مسلمان کے ایمان و نکاح بابت کیا حکم رہے گا آیا توبہ راست

وتجدید نکاح کی ضرورت واقع ہوگی یانہین - اور اگر مغزیہ داری کی خدمت
صلہ مین یا جھنڈا و نشان نصب کردہ وغیرہ پر کسی نے کچھ زمین مزروعہ یا کوئی باغ
وحویلی دی ہو جسمین کرایہ دار رہتے ہون تو وہ اشیا اور اُنکی آمدنی یعنی زرِ کرایہ
مکان اور لکڑی و ثمرات درخت وغلہ پیداوار جنس دوام قطع ارض مذکورہ
وغیرہ کلہم شرعًا کیسے رہین گے - اور بعض لوگ تعزیہ کے ہمراہ کھانا پکاکر کربلا
مین لیجاتے ہین - اور سبیل شربت لگاتے ہین - پھر تعزیہ داران وتماش بینان پر
ثوابًا تقسیم کرتے اور اُن کو کھلاتے پلاتے ہین پس اس قسم کا سامان اُسجگہ مہیا
کرنا اور ایسے موقعون پر ایسے لوگون یعنی تعزیہ دارون تماش بینون کو کھلانا پلانا
اگرچہ نذر حسین نہ نامزد کرے بلکہ نیت خالصًا لوجہ اللہ تعالیٰ ہو اُن کھلانے
والون کے حق مین کچھ نیکی وثواب لکھا جائے گا یا گناہ وعذاب اور ما حصل
اِن تمام امور متذکرۂ بالا کا جو جو تعزیہ داری کے متعلق معرض تحریر مین آئے
ازروے شرعہ شریف کیا کیا امر قرار پائیگا - اور ایسا عقیدہ اور ارتکاب
رکھنے والے شخص اہل تسنن پر ثوابًا وعذابًا کیا کیا حکم لگایا جائے گا - و نیز
مسلمانان دینداران کو تعزیہ وتعزیہ داران وغیرہ مرتکبان امورات مندرجۂ
بالا پر تعدیًا یا نصیحتًا اپنے دست وزبان وغیرہ سے اِسکے ازالہ اور باطل کرنے پر
کوشش کرنے کا آیا شرعًا استحقاق حاصل ہے یا نہین - و نیز اُن لوگون کے اختلاط
ومیل سے لوجہ اللہ اجتناب واحتراز وبغض فی اللہ رکھنا ہوگا یا نہین - اور

درصورت نہ قطع تعلق وعدم توبہ اُنکے ضلالات وعقائدات مغشوات یعنی تعزیہ داری وجھنڈا ونشان پرستی ـــــ اور جھوٹی سچی قبروں کا چڑھاوا لینے والے کے مخالطین ومشارکین یوم القرار ہم عنداللہ مواخذہ دار رہین گے یا نہین - فقط بینوا توجروا -

مکرر آنکہ جوابات استفتے مین اس بات کی تصریح نیز فرمادی جاوے کہ بعض مقامات پر مسلمان خصوصاً انھین ایام مین مخصوص اسی ذکر نے مین مجمع عورات ومرد مقرر کرکے کتاب ترجم سر الشہادتین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رح دہلوی شرح الیشان تحریر الشہادتین جناب مولانا کرامت اللہ صاحب رح کانپوری کو صحیح جان کر حالات مصائب کربلا پڑھا کرتے ہین - اور کہتے ہین جب ایسے بڑے بڑے علماء مشاہیر نامی نے تحریر فرمادیا ہے تو کیونکر نہ پڑھا جاوے - آیا مذہب اہل سنت مین روافض کی طرح جلسہ اجتماعیت کے ساتھ بغرض ماتم وگریہ وبکا بہ ہیئت کذائی مجلس منعقد کرنا آیا ہے - اور حضرت شاہ صاحب دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز کی غرض ومقصود روایات صحیحہ سے اخبار شہادت کربلا کا واضح کردینا تھا - یا روافض کی طرح اس باب مین عمل درآمد کرانا - صاف بیان کرو حق تعالے سے جزا نیک پاؤگے - فقط

جوابات استفتا مع المواہیر ودستخط از علماء ومفتیان مدرسہ

استفتاء عبیر قصبہ گلاوٹھی ضلع بلند شہر

الجواب محرّم کو مصیبت کا دن بنانا اور سمجھنا بالکل خطا ہے بلکہ اس دن مین توشارع علیہ السلام نے توسعہ علی العیال وغیرہ کا حکم دیا ہے جو عین دلیل عید ہونے کی ہے۔ اور نیز اگر امام صاحب کی شہادت کا ہونا اسمین موجب یوم مصیبت بنانیکا ہوتا تو حضرت فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کے موت کا دن یعنی دوشنبہ بدرجہ اولی یوم مصیبت بنایا جاتا جب وہ یوم مصیبت نہ ہوا تو دوسرے کی موت کا دن ہرگز ہرگز یوم مصیبت نہین ہوسکتا۔ اور بالفرض اگر محرم یوم مصیبت ہوتا تو صحابہ اور تابعون رضوان اللہ علیہم اجمعین ہمسے پہلے اسکو یوم مصیبت جانتے جب اُنھون نے نہین بنایا تو دوسرا کون ہے کہ اُسکو یوم مصیبت قرار دیوے۔ چنانچہ اس مضمون کو مشرح بالدلائل حضرت پیران پیر غنیۃ الطالبین مین تحریر فرماتے ہین وقد طعن قوم علی من صام

ترجمہ ایک قوم نے اُس شخص پر جو اس دن روزہ رکھے طعن کیا اور اُسپر جو اسمین تعظیم آل کر[illegible] اُنکا خیال ہے کہ حضرت امام حسین بن علیؓ کے اس دن مین مقتول (شہید) ہونیکی وجہ سے اسمین روزہ جائز نہین اور کہتے ہین کہ اس دن مصیبت سب کو عام ہونی چاہیے کہ حضرت امامؓ اس دن مین ہمسے کم ہوئے۔ اور تم لوگ اسکو خوشی اور مسرت کا دن قرار دیتے ہو اور کہتے ہو کہ اس دن مین اہل و عیال پر وسعت کرنی چاہیے اور خر[illegible] خرچ کرنا اور فقیرون و ضعیفون اور مسکینون کو صدقہ دینا چاہیے۔ یہ تو حضرت امام کا جماعت مسلمانان پر حق نہین ہے۔

هٰذَا الْيَوْمِ الْعَظِيْمِ وَمَا وَرَدَ فِيْهِ مِنَ التَّعْظِيْمِ وَزَعَمُوْا اَنَّهٗ
لَا يَجُوْزُ صِيَامُهٗ لِاَجْلِ قَتْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فِيْهِ وَقَالُوْا
يَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ الْمُصِيْبَةُ فِيْهِ عَامَّةً لِجَمِيْعِ النَّاسِ لِفَقْدِهٖ
فِيْهِ وَاَنْتُمْ تَتَّخِذُوْنَهٗ يَوْمَ فَرَحٍ وَسُرُوْرٍ وَتَاْمُرُوْنَ
فِيْهِ بِالتَّوْسِعَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالنَّفَقَةِ الْكَثِيْرَةِ وَالصَّدَقَةِ
عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ حَقِّ
الْحُسَيْنِ عَلٰى جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَهٰذَا الْقَائِلُ مُخْطِئٌ وَمَذْهَبُهٗ
قَبِيْحٌ فَاسِدٌ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِخْتَارَ لِسِبْطِ نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةَ فِيْ اَشْرَفِ الْاَيَّامِ
وَاَعْظَمِهَا وَاَجَلِّهَا وَاَرْفَعِهَا عِنْدَهٗ لِيَزِيْدَهٗ بِذٰلِكَ
رِفْعَةً فِيْ دَرَجَاتِهٖ وَكَرَامَاتِهٖ مُضَافَةً اِلٰى كَرَامَتِهٖ

ترجمہ ایسی بات کہنے والا خطا پر ہے اور اُسکا مذہب بہت بُرا اور فاسد ہے اِسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سبط کے لئے شہادت کو بزرگ ترین ایام اور اشرف دنون مین پسند فرمایا جو سب دنون مین سے اُسکے نزدیک بڑے رتبہ والے دن ہین تاکہ اسوجہ سے اُنکے درجون اور کرامتون مین زیادتی ہو اور اُنکو حضرات خلفاء راشدین کے مراتب شہادت پر جو شہید ہوتے ہین پہونچا وے۔ اور اگر اُنکی موت کے دنکو مصیبت کا دن بنا لینا جائز ہوتا تو پیر کا دن اِسکے لئے زیادہ مناسب تھا کہ اسمین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس عالم سے اُٹھا لیا۔ اور اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی کی شہادت بھی اسی دن مین ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لیجانا اور حضرت ابو بکر رض کا انتقال فرمانا اِن دونو نکے سوا اور ونکے انتقال سے بڑھا چڑھا ہوا ہے۔ تمام امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پیر کے دنکو شرف اور فضیلت ہے اور اسکے روزہ کو بھی فضیلت ہے۔ اور یہ کہ اسدن امت کے اعمال آنحضرت کے حضور مین پیش ہوتے ہین

وَبَلَغَهُ مَنَازِلَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الشُّهَدَاءِ بِالشَّهَادَةِ
وَلَوْ جَازَ اَنْ يُتَّخَذَ يَوْمُ مَوْتِهٖ يَوْمُ مُصِيْبَةٍ لَكَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ
اَوْلٰى بِذٰلِكَ اِذْ قَبَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ وَلِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ قُبِضَ
فِيْهِ يَا نَفْقِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فَقْدُ
اَبِیْ بَكْرٍ اَعْظَمُ مِنْ نَفْقِدِ غَيْرِهِمَا وَقَدِ اتَّفَقَ النَّاسُ
عَلٰى شَرَفِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَفَضِيْلَةِ صَوْمِهٖ وَاَنَّهٗ تُعْرَضُ
فِيْهِ الْاَعْمَالُ وَفِيْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ تُرْفَعُ اَعْمَالُ الْعِبَادِ وَلِذٰلِكَ
يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ لَا يُتَّخَذُ يَوْمُ مُصِيْبَةٍ وَلِاَنْ يُتَّخَذَ
يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمُ مُصِيْبَةٍ لَيْسَ بِاَوْلٰى مِنْ اَنْ يُتَّخَذَ

ترجمہ اور جمعرات کے دن اُٹھائے جاتے ہین۔ ایسے ہی یوم عاشورا بھی مصیبت کا دن قرار نہین دیا جا سکتا۔ اور یوم عاشورا کو مصیبت کا دن قرار دے لینا۔ خوشی اور فرحت کا دن قرار دے لینے سے اولی نہین ہے چنانچہ اسکا ذکر ہم کر چکے۔ اور ایک مصیبت اسمین یہ بھی کہ اللہ تعالے نے اسدن اپنے انبیاء کو اُنکے دشمنون سے نجات دی اور اس دن اُنکے کافر دشمنون فرعون اور اُسکی قوم وغیرہ کو ہلاک کیا نیز اللہ تعالے نے آسمانون اور زمین اور اچھی چیزونکو اسدن پیدا کیا۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کو بھی وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالی نے جو اسدن روزہ رکھنے والے کے لیے بڑا ثواب اور بڑا انعام اور گناہونکا کفارہ اور بُرائیونکا دور کرنا مقرر کیا ہے پس یوم عاشورا اور بزرگ دنون عیدین جمعہ یوم عرفہ وغیرہ کے پایہ کا عظمت مین ہو گیا نیز اگر اسدنکو مصیبت کا دن بنانا جائز ہوتا تو حضرات صحابہ اور تابعین اسکو مصیبت کا دن ضرور بناتے کیونکہ وہ ہمارے اعتبار سے آپکے زیادہ قریب اور زیادہ خاص تھے۔ اور روایتے اسمین روزہ رکھنے کی اور اہل و عیال پر وسعت کرنیکی ترغیب ثابت ہوتی ہے۔ تمام ہوئی عبارت غنیتہ الطالبین کی۔

يوم فرح وسرور ردّ تمنا ذكره وفضله من انّه
نجّى الله تعالى فيه انبياءه من اعدائهم واهلك
فيه اعداءهم الكفار من فرعون وقومه وغيرهم
وانه تعالى خلق السموات والارض والاشياء الشريفة
فيه وآدم عليه السلام وغير ذلك وما اعدّ الله
لمن صامه من الثواب الجزيل والعطاء الوافي و
تكفير الذنوب وتمحيص السيئات فصار عاشوراء
بمثابة بقية ايام الشريفة كالعيدين والجمعة
وعرفة وغيرها ثم لو جاز ان يتخذ هذا اليوم مصيبة
لاتخذه الصحابة والتابعون لانهم اقرب اليه
منا واخص به وقد ورد عنهم الحث على التوسعة
على العيال فيه والصوم فيه انتهى

اور ملا سعدی رومیؒ یوم عاشورا کے ماتم بنانے والون کو روافض کے مشابہ
اور اپنے اعمال کا رائگان کرنے والا فرماتے ہین - واما اتخاذہ ماتما

سه ترجمہ لیکن یوم عاشورا کو ماتم بنانا اسلئے کہ حضرت امام حسین بن علیؓ اسمین مقتول ہوئی ہین جیسا کہ رافضیونکا
طریقہ ہے تو یہ اُن لوگونکا کام ہے کہ جنکی کوشش دُنیا کی زندگی مین ضایع ہوئی اور وہ سمجھتے ہین کہ ہم یقینی اچھا کرتے
ہین - اسلئے کہ اللہ تعالی اور اُسکے رسول نے انبیاؑ کی مصیبت کے دنون کو اور اُنکے انتقال کے دنون کو ماتم کا دن
بنانیکا جب حکم نہین دیا تو جو لوگ ایسے کم درجے ہین اُنکے ساتھ یہ معاملہ کیسے ہو سکتا ہے + تمام ہوئی عبارت مجالس الابرار کی

لِاَجْلِ قَتْلِ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِیؓ کَمَا یَفْعَلُهُ الرَّوَافِضُ فَهُوَ مِنْ
عَمَلِ الَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اِذْ لَمْ یَاْمُرِ اللّٰهُ وَلَا رَسُوْلُهٗ بِاتِّخَاذِ اَیَّامِ
مَصَائِبِ الْاَنْبِیَاءِ وَمَوْتِهِمْ مَاتَمًا فَکَیْفَ بِمَا دُوْنَهُمْ انتهیٰ
شہادت کا قصہ بیان کرنا اور اُسکے لئے جمع کرنا بالکل ناجائز ہے۔
اور نیز اِس بیان شہادت سے ہیجان اور جلب غم اور گریہ وزاری مقصود
ہوتی ہے اور اسمین مقابلہ صریح شریعت مطہرہ کا ہے کیونکہ شریعت مین
ترغیب صبر اور نیز تعزیت کی مشروعیت سے بھی مقصود ترغیب صبر
مطلوب ہے اور اظہر من الشمس ہے کہ مقابلہ شریعت کسقدر سخت معصیت
اور حرام ہے اور نیز لوگون کو اسمین بُلایا جاتا ہے اور ایسے امور کی تداعی
اور اہتمام ممنوع ہے حتّٰی کہ نوافل کی جماعت کو ابتداعی فقہاء مکروہ فرماتے
ہین چہ جائے کہ شریعت کے مقابلہ کی تداعی اور اسمین شبہہ فرق ضالہ سے
ہے لہٰذا اِس مجلس کا منعقد کرنا اور اسمین شرکت کرنا سب ممنوع ہے اور اس سے
بدتر شیعہ کی مجالس ہین جاکر شریک ہونا بیان سُننے کے لئے یا ایک پیالہ فیرنی
کے لئے۔ بلکہ حجت الاسلام حضرت امام غزالیؒ تو یون فرماتے
ہین کہ شہادت کا وعظ حرام ہے۔ اور صاحب مجالسؒ یون فرماتے ہین
کہ دین کے حاکم وقت کو لازم ہے کہ ایسے لوگون کو منع کرے اور نیز فرماتے ہین

کہ سُننے والے معذور نہ رکھے جاوینگے چنانچہ مُلّا سعد الرومی مجالس مین تحریر فرماتے ہین۔

وَالْقَاصُّ الَّذِی یُذَکِّرُ النَّاسَ قِصَّۃَ الْقَتْلِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَیَخْرِقُ ثَوْبَہٗ وَیَکْشِفُ رَاسَہٗ وَیَاْمُرُھُمْ بِالْقِیَامِ وَالتَّسْبِیْحِ تَاسُّفًا عَلَی الْمُصِیْبَۃِ یَجِبُ عَلٰی وُلَاتِ الدِّیْنِ اَنْ یَّمْنَعُوْھُمْ وَالْمُسْتَمِعُوْنَ لَا یَعْذُرُوْنَ فِی الْاِسْتِمَاعِ قَالَ الْاِمَامُ الْغَزَالِیُّ وَغَیْرُہٗ یَحْرُمُ عَلَی الْوَاعِظِ وَغَیْرِہٖ رِوَایَۃُ مَقْتَلِ حُسَیْنٍ وَحِکَایَۃِ مَا جَرٰی بَیْنَ الصَّحَابَۃِ مِنَ التَّنَاجُرِ وَالتَّخَاصُمِ فَاِنَّہٗ مُھَیِّجٌ عَلٰی بُغْضِ الصَّحَابَۃِ وَالطَّعْنِ فِیْھِمْ وَھُمْ اَعْلَامُ الدِّیْنِ تَلَقّٰی اَئِمَّۃُ الدِّیْنِ عَنْھُمْ وَتَلَقَّیْنَا مِنَ الْاَئِمَّۃِ فَالطَّعْنُ فِیْہِ طَاعِنٌ فِیْ نَفْسِہٖ وَدِیْنِہٖ انتھی

ترجمہ وہ واعظ جو عاشوراکے دن وعظ مین لوگون کو قتل کا قصہ سُناتا ہو اور اپنے کپڑے پھاڑتا ہو سر برہنہ کرتا ہو اور اُن کو کھڑے ہونے کا حکم دیتا ہو کہ مصیبت امام پر رنج ظاہر کرے۔ تو دین کے حکام پر واجب ہے کہ اُسکو ایسی باتون سے منع کرین۔ سُننے والے بھی معذور نہین سمجھے جائینگے۔ امام غزالیؒ وغیرہ نے فرمایا ہے کہ واعظ وغیرہ کو حضرت امام حسینؓ کے قتل کی روایت بیان کرنا۔ اور حضرات صحابہؓ کے باہمی قصّون کو بیان کرنا حرام ہے۔ کیونکہ اِس سے صحابہؓ کے ساتھ بغض وعداوت کرنے کا اور اُنپر طعن کرنیکا اندیشہ ہے نیز ائمۂ دین نے دین کی باتین صحابہؓ سے سیکھی ہین اور ہمنے ائمۂ دین سے۔ تو اُنپر طعن کرنا (حقیقت مین) اپنے اوپر اور اپنے دین پر طعن کرنا ہے + تمام ہوئی عبارت مجالس الابرار کی۔

اور نیز ابو حنیفہ رح شہادت کے بیان کو لا یجوز فرماتے ہین چنانچہ مطالب المؤمنین سے مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی نفع المفتی السائل مین نقل فرماتے ہین۔

نُقِلَ فِی مَطَالِبِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَنْ اِمَامِنَا اَبِیْ حَنِیْفَةَ اَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ لِلتَّشَبُّهِ بِالرَّوَافِضِ وَفِیْ جَامِعِ الرُّمُوْزِ یَجُوْزُ لِمَنْ یُّبَیِّنُ قِصَصَ الشَّهَادَةِ الْخُلَفَاءِ الْاَرْبَعَةِ وَغَیْرِهِمْ مِنْ اَجِلَّةِ الصَّحَابَةِ وَیَعْتَادُ ذٰلِكَ وَاَمَّا بَیَانُ قِصَّةِ الشَّهَادَةِ الْحُسَیْنِ وَتَرْكُ بَیَانِ قِصَصِ شَهَادَاتِ الْاَئِمَّةِ فَتَشَبُّهٌ بِالرَّوَافِضِ قُلْتُ تَخْصِیْصُ بَیَانِهٖ بِعَشَرَةِ الْمُحَرَّمِ الْاُوْلٰی اَوْ بِالْمُحَرَّمِ وَجَمْعُ الْمَجْلِسِ لِبُکَاءِ النَّاسِ کَمَا تَعَارَفَ فِیْ بِلَادِنَا تَشَبُّهٌ بِالرَّوَافِضِ وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ **اِنْتَهٰی**

ترجمہ مطالب المؤمنین مین حضرت امام ابو حنیفہ رح سے نقل کیا ہے کہ یہ فعل جائز نہین کیونکہ رافضیون کے ساتھ مشابہت ہے۔ جامع رموز مین ہے جو شخص حضرات صحابہ اور خلفاء اربعہ کی شہادت کے قصے بیان کیا کرتا ہو اور اسکا عادی ہو اُسکو امام حسین رض کی شہادت کا قصہ بیان کرنا بھی جائز ہے۔ اور صرف حضرت امام حسین رض کا قصۂ شہادت ذکر کرنا اور اماموں کے واقعات شہادت کو ترک کر دینا۔ یہ روافض کے ساتھ مشابہت ہے۔ مین کہتا ہون کہ اسکے لئے محرم کے اوّل دس دن کو خاص کر لینا یا محرم کو ہی خاص کر لینا اور لوگون کے رونے کے لئے مجلس منعقد کرنا جیساکہ ہمارے شہرون مین ہو رہا ہے۔ رافضیون کے ساتھ مشابہت ہے اور جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت کریگا وہ اُن ہی مین سے شمار ہوگا۔ تمام ہوئی عبارت مطالب المؤمنین کی۔

تعزیہ بنانا حرام اور شرک ہے اور اس آیت مین داخل ہے قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ٥ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا پوجتے ہو اُس چیز کو کہ آپ تراشتے ہو اور خدا نے پیدا کیا ہے تم کو اور اُس چیز کو کہ کرتے ہو تم - پس حاصل اسکا یہ ہوا کہ اللہ خالق تمھارا بھی ہے اور تمھارے اعمال کا بھی پس کیون پوجتے ہو تم اُسکے غیر کو - چنانچہ نواب قطب الدین صاحب مہاجر مصنف مظاہر حق اپنی تفسیر جامع التفاسیر مین اسی آیت کے تحت مین تحریر فرماتے ہین - لفظ ما تنحتون سے رد تعزیہ اور مہندی اور چھڑی وغیرہ کا بھی معلوم ہوتا ہے اِسلئے کہ تفسیر جلالین مین اِسکے معنی یہ لکھے ہین کہ جو چیز تم تراشتے ہو پتھر وغیرہ سے پس وغیرہ مین یہ بھی داخل ہین کہ کھپاچ وغیرہ کے تراش کر بناتے ہین اور اُنکو پوجتے ہین پھر پوجنا ہر ایک کا مختلف ہے چھڑی کو کھڑا کرکے اُسکے آگے مالیدہ وغیرہ رکھتے ہین مثل بتون کے یا مدار یا سالار یا خواجہ پکارتے ہین مہندی کے ساتھ والے اکثر حاجتی کہلاتے ہین شام کو ڈھیالی پوجاری اُسکے آگے کھڑے ہوکر کچھ گا بجاکر سجدہ کرتے ہین اُنکے ساتھ بعضے حاجتی جاہل بھی سجدہ کرتے ہین ایسے ہی مہندی کو موجب برکت کا جانتے ہین مالیدہ وغیرہ اُسکے آگے بھی رکھتے ہین دعائین کرتے ہین یا بیر بدکر و فلانا فلانا کام ہمارا ہو جاوے اور بعضے جاہل اُسکو سجدہ کرتے ہین رہا تعزیہ اُسکو بھی باعث برکت و سلامتی کا

سمجھتے ہین اور کوئی سجدہ کرتا ہے اُسکو کوئی بیٹا چڑھاتا ہے کاغذ کا کوئی روٹی
کاغذ کی یہ کہکر کہ یا امام اگر ہمارے یہان بیٹا ہوگا یا روٹی رزق ملیگا تو چاندی کا
بیٹا یا روٹی چڑھائین گے اور اللہ کی محض عنایت سے کچھ ملجاتا ہے تو
چاندی کا بچہ یا روٹی چڑھاتے ہین جیسے وہ بتون کو فی الجملہ کارخانۂ خدائی
مین متصرف جانتے ہین سجدہ وغیرہ کرتے ہین سو یہ بھی یہ بھی سمجھتے ہین اور کرتے ہین۔
اگر کوئی کہے کہ صاحب کہ یہ ویسے کیونکر ہوتے ہین یہ اُن کو خدا تھوڑے ہی
جانتے ہین تو اُسکا جواب یہ ہے کہ کلام اللہ مین غور کرنا چاہیئے اُسوقت
کے مشرک بھی بتون کو بعینہ خدا نہ جانتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ مَا نَعْبُدُهُمْ
اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى یعنی ہم اِنکو اسلئے پوجتے ہین کہ اللہ کے
نزدیک کردینگے ہمکو۔ سو ہی اِن چیزون کے پوجنے والے کہتے ہین کہ اللہ کے
پیارے بندے جانکر ہم اُنسے ایسے معاملے کرتے ہین تو اللہ سے ہماری عرضداشت
کرین۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اُن کو حاضر ناظر عالم الغیب بھی جانتے ہین
یہ شان اللہ ہی کی ہے صریح آیات اسپر دلالت کرتی ہین۔ اور بزازیہ وغیرہ
فتاوون مین لکھا ہے۔ مَنْ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ
يَكْفُرُ۔ جو شخص کہے کہ مشائخ کی ارواح حاضر ہین اور جانتی ہین وہ کافر
ہے۔ اور بحر الرائق مین لکھا ہے مَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ
دُوْنَ اللّٰهِ وَاعْتَقَدَ بِهٖ ذٰلِكَ كَفَرَ انتہیٰ جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ میت

ہمارے کاموں میں تصرف کرتے ہیں۔ اور اللہ نہیں کرتا یہ صریح کفر ہے۔ تعزیہ وغیرہ پرستش کی چیزوں کا رد اس آیت سے بھی نکلتا ہے اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اسلیئے کہ ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کُلُّ مَا نُصِبَ وَاعْتُقِدَ تَعْظِيْمُهٗ مِنَ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَهُوَ النُّصُبُ جو شئے بنائی جائے اور اُسکی تعظیم کا اعتقاد ہو خواہ پتھر کی ہو یا درخت کی وہ نصب (بُت) کے حکم میں ہے۔ اور صاحب مجالس نے لکھا ہے۔ وَالْاَنْصَابُ جَمْعُ نُصُبٍ وَهُوَ كُلُّ مَا نُصِبَ وَعُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ شَجَرٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ قَبْرٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَالْوَاجِبُ هَدْمُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَمَحْوُ اَثَرِهٖ۔ ترجمہ انصاب جمع نصب کی ہے اور وہ تمام وہ چیزیں ہیں کہ قائم کیجاویں اور پوجی جاویں سوائے اللہ کے قسم درخت یا پتھر یا قبر یا غیر انکے سے۔ اور واجب ہے ڈھا دینا ان سب کا اور مٹا دینا نشان اُنکے کا انتھیٰ عبارت جامع التفاسیر۔ نیز مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی مجموعۂ فتاویٰ جلد ثالث میں تحریر فرماتے ہیں تعزیہ داری در عشرۂ محرم یا غیر آن و ساختن ضرائح وصورت قبور و علم وتیار کردن دُلدُل وغیر ذلک این ہمہ امور بدعت است نہ در قرن اول بود نہ در قرن ثانی نہ در قرن ثالث داخل درین باب کہ ازان

جہت موجب بزہ گاری نباشد پیدا ئیست انتہی

پس جب تعزیہ بنانے والا بدعتی ہوا اور بدعتی سے میل جول کرنے والا اور اُسکو اپنے پاس جگہ دینے والے کے لئے شارع نے لعنت فرمائی ہے دیکھئے رواہ الطبرانی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا عَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَّ رَوَی الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَغَیْرُھُمَا مِنْ اَصْحَابِ الصِّحَاحِ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ حضرت عبداللہ ابن عباس رض سے مروی ہے اُنھون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دین مین کوئی نئی بات پیدا کی یا نئی بات پیدا کرنے والے کو جگہ دی تو اُسپر اللہ کی اور اُسکے فرشتونکی اور سب آدمیونکی لعنت ہے۔ نہ اللہ تعالیٰ اُسکے صدقے قبول کرے نہ نیکی امام بخاری ومسلم اور اُنکے علاوہ اور محدثین صحاح والون نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی اُنھون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمارے دین مین لاو ایسی بات جاری کرے جو دین سے نہین وہ مردود ہے جو شخص تم مین سے کوئی بُری بات دیکھے تو اُسکو چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے اسکو مٹادے اگر ہاتھ سے نہ مٹا سکے تو زبان سے کہے اور اگر زبان سے بھی نہ کہہ سکے تو دل سے اسکو بُرا سمجھے اور یہ ادنیٰ ایمان کا ضعیف درجہ ہے۔ اسکو مسلم نے روایت کیا

تعزیہ کے چڑھاوے کے بارہ مین مولوی عبدالحی صاحب
تحریر کرتے ہین اسی فتاوی مین اگر نیت تقرب وخوشامد وچاپلوسی نہادہ شود
وغرض تصدق باشد حرام ست والا خالی از کراہت نیست شاہ عبدالعزیز
دہلوی در جواب بعضے سوالات تحریر می فرمایند نہادن طعام
پیش تعزیہ وغیرہ تمام شب۔ بلکہ پیش قبور حقیقۃً تشبہ بکفار وبت پرستان
است پس ازین جہت کراہت پیدا می کند انتھی۔

واضح رہے کہ اصطلاح فقہا مین مطلق کراہۃ سے مکروہ تحریمی مراد ہوتا ہے
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّہَ
بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ وَاَیْضًا۔ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِغَیْرِنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے اُنھون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے گا وہ اُن مین ہی سے ہی ہوگا۔ نیز فرمایا
ہم مین سے نہین ہے جو شخص ہمارے غیر سے مشابہت کرے اسکو ترمذی نے
روایت کیا۔

اور نیز نواب قطب الدین صاحب جامع التفاسیر مین تحریر
فرماتے ہین۔ معالم وغیرہ مین جو لکھا ہے کہ وہ کفار بتون کے آگے کھانا
متبرک ہونے کے لئے رکھ جاتے تھے اور پھر اُسکو تبرکًا تقسیم کرتے تھے اس سے
معلوم ہوا کہ یہ جو اسوقت مین لوگ تعزیہ کے آگے کونڈے حلوے وغیرہ کے

رکھتے ہین۔ اور بعض مہندی کے آگے مالیدہ وغیرہ۔ اور بعضے قبر و نپر
مالیدہ یا ریوڑیان پھول پان چادر وغیرہ چڑھاتے ہین اور دودھ و شربت وغیرہ
سے مشکیزے اور گنج بھرتے ہین اور بعضے طاقون وغیرہ مین روشنی کر کر مالیدہ
وغیرہ رکھکر نیاز دیتے ہین اور ان سب چیزون کو تبرکاً تقسیم کرتے ہین یہ مشابہت
بُت پرستون کے ساتھ پیدا کرتے ہین ان سب افعال مین۔ اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرما ہی دیا ہے مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ۔ پس مسلمانون کو
بچنا چاہیے ایسے افعال سے کہ یہ طریقہ اہل اسلام کا نہین ہے۔ اگر ایسی باتین
اچھی ہوتین تو کہین صحابہؓ و تابعین یا تبع تابعین یا ائمہ مجتہدین سے بھی تو منقول
ہوتین جب انسے نہ ثابت ہوئین تو باطل اور بُری ہوئین انتھی

تعزیہ مین چندہ دینا یا اور ونسے دلوانا حرام و معصیت ہے لقولہ تعالی وَلَا تَعَاوَنُوا
عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اعانت مت کرو گناہ اور ظلم پر۔ اور نیز اَلدَّالُّ عَلَى الشَّرِّ
کَفَاعِلِہٖ + بُرائی کا بتانیوالا کرنیوالے کی طرح ہے مثل قول علیہ السلام اَلدَّالُّ عَلَى الْخَیْرِ
کَفَاعِلِہٖ جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے بھلائی بتانے والا مثل
کرنیوالے کے ہے۔ اور ایسے لوگ فاسق و فاجر ہین انکو امام بنانا حرام ہے
اور اگر پیچھے اُنکے کوئی نماز پڑھے تو بکراہت تحریمی ادا ہو جاتی ہے صَلُّوا
خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ حدیث مین وارد ہے
(کیونکہ ترک جماعت سے مُطلق مذہب شیعگی کا ہے) لیکن خود امام بنانا

حرام ہے کیونکہ امام بنانے مین تعظیم فاسق ہے۔ حالانکہ وہ شرعاً قابلِ اہانت ہے فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

بندہ کریم بخش عفی عنہ مفتی ومدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ قصبہ گلاوٹی ضلع بلندشہر

الجواب صحیح
محی الدین احمد مدرس ومہتمم مدرسہ

(مہر: یا کریم بخش ۱۳۱۳)　(مہر: محی الدین احمد)

مکرر آنکہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ وغیرہ کی غرض تالیف واقعات شہادت سے والعلم عنداللہ صرف اجتماع واقعات بطرز تاریخ معلوم ہوئے ورنہ جو امر عنداللہ ممنوع اور منہی عنہ ہو شاہ صاحب سے نہایت بعید ہے کہ اُسکی اشاعت اور ترویج فرمادین اور ان مجالس کا ممنوع ہونا اور بدلائل ثابت ہوچکا ہے۔ نیز جب تعزیہ داری اور اُسکے متعلقات اور اس قسم کی مجالس ممنوع اور ناجائز ہوئین توجو جو چیزین اسکی ممد اور معاون ہون گی (چون فرش وظروف۔ کاغذ وبانس۔ منبر وچوکی۔ جانور ومکان۔ ذابح وغیرجان۔ آئینہ بندی تصاویر گندی۔ باجے بجانا حور وبراق وُدلدل بجانا کھیل وتماشے واہیات۔ اکھاڑے ولاگھاے خرافات۔ تعزیون پر کھانے پینے چڑھانا۔ بچون کو امام کے نام پر فقیر بناکر ہنسلی بیڑی بدھی وغیرہ بڑھانا۔ نذر ومنت پوجا وپرستش۔ سامان روشنی اشیاے خوردنی تعزیہ دارونکی خاطر

دو کانین جمانا - تماش بینون کے لئے سبیلین لگانا - زیارات و مجالس مین مرد
و عورات کا باہمی مجتمع ہونا - آئین دین مین تخم مفاسد بونا - مرثیے گانا کتابین
سُنانا - وغیرہ وغیرہ) بلاشبہہ وہ بھی ممنوع اور ناجائز ہون گے کیونکہ اعانت
علی المعصیۃ نبصّ قطعی منہی عنہ ہے - یہ توجب ہے کہ ان اعمال مین فساد عمل ہی
ہو - اور اگر فساد عمل کے ساتھ عقیدہ بھی متحقق ہو جیسا کہ عوام مین مشاہد ہے
تو اِس صورت مین بعض افعال منجر لشرک - اور بعض صریح شرک ہون گے -
لہذا عند اللہ و عند الشرع ایسے امور سے اجتناب واجب - اور انکے کرنیوالے
اور ممد معاون گنہگار - اور انکے چھوڑنے والے مصیب اور ماجور - اور جس
شخص کو جیسے قدرت ہو ہاتھ سے زبان سے دل سے اُسپر لازم ہے کہ انکو روکے -
اور ادنی یہ ہے کہ انکو بُرا جانے اور نکیر کرے - اور جو لوگ اِنکے کرنے والے
ہین اُنسے اللہ واسطے بغض اور دشمنی رکھے اور کھانا پینا اور خلط و اتحاد
چھوڑ دے واللہ اعلم عند اللہ حررہ مسکین بدر الدین احمد عفی عنہ

نائب مہتمم مدرسہ عربی قصبہ گلاوٹھی

اُسکے علاوہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ کے زمانہ مین روافض کا
زور تھا - اُسوقت اندیشہ تھا کہ روافض طرح طرح کی روایات گڑھ کر شائع
کر دین اور وہ سچی سمجھی جانے لگین حضرت شاہ صاحب نے واقعات کو ایک جگہ
جمع کر دیا تا کہ اصلی واقعات سے بھی عوام مطلع ہون - رہی یہ بات کہ اُسمین

تمام واقعات صحیح ہین۔ اور روافض کی دست تعدی سے وہ محفوظ رہی یہ امر تنقیح طلب ہے والعلم عند اللہ فقط

العبد الاواہ کفایت اللہ

خیر آبادی مقیم میرٹھ

جواب استفتا مع ثبت مہر از مدرسہ شاہی عربیہ اسلامیہ مسجد مُرادآباد

الجواب تعزیہ و علم بنانا بدعت سیئہ ہے ایسی بدعت کا اختراع کرنے والا مورد لعن خداوند تعالی کا ہوتا ہے اور فرایض اور نوافل اُسکے درگاہ الٰہی مین مقبول نہین ہوتے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنۡ اَحۡدَثَ حَدَثًا اَوۡ اٰوٰی مُحۡدِثًا عَلَیۡہِ لَعۡنَۃُ اللہِ وَالۡمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ لَا یَقۡبَلُ اللہُ مِنۡہُ صَرۡفًا وَّ لَا عَدۡلًا جو کوئی نئی بات نکالتا ہے یعنی بدعت سیئہ یا جگہ دیتا ہے بدعتی کو اُسپر لعنت ہے اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگون کی اور نہین قبول کرتا اللہ تعالی اُسکے فرض اور نفل کو۔ اور ایسی مجلس مین بہ نیت زیارت جانا یا بالغرض گریہ وزاری کے جانا جائز نہین ہے اِسلئے کہ وہان زیارت نہین تاکہ اُسکے لئے حاضر ہو بلکہ وہان بُرے کھیل جو قابل ازالہ ہین۔ حدیث شریف مین آیا ہے مَنۡ رَّاٰی مِنۡکُمۡ مُنۡکَرًا فَلۡیُغَیِّرۡہُ

بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ
اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ یعنی جو کوئی دیکھے تم مین سے کوئی خلاف شرع بس چاہیے
کہ بگاڑ ڈالے اُسکو اپنے ہاتھ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر
زبان سے نہ منع کرسکے تو دل سے بُرا جانے اور یہ ضعیف تر درجہ ایمان کا ہے
اور مجلس تعزیہ داری مین جاکر مرثیہ اور کتاب سُننی بھی جائز نہین ہے۔
اِسلئے کہ مرثیہ مین اور کتاب مین احوال واقعی نہین ہوتا۔ بلکہ جھوٹ اور افترا اور
حقارت بزرگون کی ہے پس سُننا اسکا بلکہ جانا ایسی مجلس مین گناہ ہے۔ حدیث
شریف مین ممانعت واقع ہوئی ہے۔ سُننے اور پڑھنے مرثیہ سے۔ عَنْ اَبِیْ
اَوْفیٰ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَاثِیْ
ابی اوفی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیون کے پڑھنے
سے منع فرمایا ہے۔ اگر مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی ہو تو اسطرح کے مرثیہ
اور کتاب کا فی نفسہٖ سُننا کچھ مضائقہ نہین ہے لیکن ہیئت اجتماعیہ جیسے کہ مبتدعین
بناتے ہین نہ بنانی چاہیے کہ مشابہت قوم مبتدعون کی ساتھ ہوتی ہے اور
مشابہت سے اجتناب اور احتراز ضرور ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے۔
مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ اور ایسی جگہ پر یعنی تعزیہ کے سامنے جاکر
فاتحہ اور درود پڑھنا بھی درست نہین ہے۔ ایسی جگہ تو قابل ازالہ اور نابود
کرنیکے ہے کیونکہ وہ نجاست باطنی رکھتی ہے اور درود اور فاتحہ ایسی جگہ پڑھنی

چاہیے کہ پاک ہو نجاست ظاہری اور باطنی سے پس جو شخص کہ ایسی نجاست کی
جگہ جو قابل ازالہ اور نابود کرنیکے ہو اگر درود یا کچھ پڑھے گا ملامت کیا گیا ہوگا
پس مددگار ہونا امور تعزیہ داری وغیرہ مین خواہ بپاس خاطرداری یا بپاس قرابت
یا کسی وجہ سے اسباب وغیرہ اپنا دینا یا اپنی جائداد کو اسکام کے واسطے وقف
کرنا جائز نہین ہے اسلئے کہ یہ اعانت معصیت پر ہوتی ہے اور اعانت معصیت پر
حرام ہے ثواب درکنار سخت گنہگار ہوتا ہے۔ اور اسی طرح چھڑی جھنڈا کسی بزرگ
کے نام پر نصب کرنا اور مٹھائی اور روپیہ پیسہ چڑھانا سب حرام ہین مرتکب
تمامی اِن امور کا فاسق ہے ایسے اشخاص کی تعظیم وتکریم کرنا اُنسے خلا ملا
رکھنا امام مسجد بنانا ہرگز درست نہین ہے جس نے ایسے لوگون کی تعظیم کی اُسنے
دین اسلام کو ڈھا دیا۔ فرمایا آنحضرت نے۔ مَنْ وَقَّرَ اَهْلِ بِدْعٍ فَقَدْ
هَدَمَ الدِّيْنِ - اور جو شخص کسی بزرگ صاحب قبر کو یا تعزیہ کو نافع اور
ضار اور مالک ومختار جان کر چادرین چڑھائے یا مٹھائی وغیرہ چڑھائے
وہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے ایسے عقیدہ سے انسان کافر ہو جاتا
ہے اُسکی بی بی اُسکے نکاح سے باہر ہو جاوے گی اگر وہ بی بی مسلمان ہے۔
نفع وضرر سوائے ذات خدا کے کوئی نہین پہونچا سکتا۔ پیر ولی شہید نبی
کوئی نفع نقصان پہونچانیکے مالک نہین خود فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبت قرآن پاک
مین ارشاد ہے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ

کہدو نبی مین اپنی جان کے بھی نفع نقصان کا مالک نہین مگر جو چاہے اللہ۔ دیگر پیر ولی شہید کس حساب مین ہین۔ ایسے شخص کو امام بنانا تو درکنار اگر ایسا شخص اپنے اس عقیدہ باطلہ سے کہ جو کفر ہے۔ تایب نہو مسجد سے دھکے دیکر نکالدو۔ اور نیز کسی پیر ولی شہید کے نام کا مرغہ یا بکری یا گائے جو تقرباً لغیر اللہ ذبح کیا جاوے اگرچہ بروقت ذبح کے خدا کے نام پر ہو چونکہ نیت اُسکی نذر لغیر اللہ ہو چکی اور ذبح کے وقت تک وہی نیت موجود ہے حسب رواج ورسم کے نام خدا کا بھی ذبح کے وقت لے لیا ذبیحہ حرام ہے نذر لغیر اللہ کرنے والا مشرک ہے۔

کتبہ

محمود حسن مدرس اوّل مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد

جواب استفتا مع المہر و دستخط از علماء و مفتیان مدرسہ اسلامیہ مظاہر العلوم سہارنپور

الجواب ایسے شخص کے پیچھے نماز ہرگز ہرگز نہ پڑھنی چاہیے اور نہ ایسے کو امام بنانا چاہیے کیونکہ یہ شخص اگر اعتقاد جہلاد کفار کے مطابق یہ افعال کراتا ہے

اور اُن کو اچھا سمجھتا ہے تو کافر ہے اور کافر کے پیچھے نماز درست نہین اور
اگر اس قسم کے اعتقاد نہین تو نماز اُسکے پیچھے مکروہ تحریمہ ہے۔ اور خورد نوش
ناجائز۔ اور اُس لباس سے نماز مکروہ۔ نذر نیاز غیر اللہ حرام۔ اور مسلمان کو
اس سے توبہ کرنا ضروری اور واجب واللہ اعلم بالصواب فقط
حررہ عنایت الٰہی عفی عنہ مفتی از مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح — الجواب صحیح

محمد کفایت اللہ غفرلہ — عبد اللطیف عفی عنہ

صحیح — صحیح

ثابت علی عفی عنہ — سکندر علی عفی عنہ

جواب استفتا با دستخط از علماء و مفتیان مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند

الجواب ایسا شخص جو اوصاف مذکورہ فی السوال کے ساتھ
متصف ہو فاسق اور بدعتی ضال و مضل اخوان الشیطان سے ہے اُس کے

پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھنی چاہیے کہ اُسکے افعال بدعت و معصیۃ سے متجاوز ہوکر شرک تک پہونچ گئے ہین اور مشرک کے پیچھے نماز کسی طرح نہین ہوتی اور فاسق اور بدعتی کے پیچھے مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔ پس بسبب احتیاط کے اُسکو کافر نہ کہا جاوے مگر نماز کے بارہ مین احتیاط یہ ہے کہ اُسکے پیچھے نہ پڑھین اور اُسکو امامت سے معزول کرین ہرگز اُسکو امام نہ ہونے دین یہ فرض مسلمانون کا ہے کہ متفق ہوکر اُسکو معزول کردین۔ کہ تمام مسلمانون کی نماز کو جو اصل عبادت ہے وہ خراب کرتا ہے، واللہ تعالی ولی التوفیق وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین واللہ تعالی اعلم کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبندی مفتی مدرسہ عالیہ دیوبند۔

الجواب احقر الزمان گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ عالیہ دیوبند۔

جواب استفتا با دستخط از علماء و مفتیان مدرسہ اسلامیہ عربیہ کلیدہ پانی پت

الجواب۔ تعزیہ داری کرنا اور تعزیہ داری مجالس کرنا اور جیسی مجلسونکا سوال مین ذکر ہے اُن مجلسون کا منعقد کرنا اور اُنمین جانا اور اُن کو رونق دینا روافض کا کام ہے جو شخص ایسا کرے وہ بحکم مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ رافضی ہے اور رافضی کی امامت اہل سنت کے واسطے ہرگز جائز نہین۔

اور قبرون کا چڑھاوا خواہ سچی ہون خواہ جھوٹی مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ حرام ہے ؎

اور حرام مال کو خرچ کرکے اُسکو عبادت سمجھنا اور عبادت کے کام جانکر اُسمین

؎ یعنی جسپر اللہ کے سوا غیر کا نام پکارا گیا ۱۲

مستحق ثواب اپنے کو سمجھنا افعال کفر سے ہے ایسے شخص کے ایمان مین کلام ہے
جب تک وہ اِن سب فعلونسے توبہ نکرے اُسکے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہئے کتب
فقہ مین لکھاہے کہ امامت کے اوپر ایسے شخص کو مقرر کیا جاوے جو سب جماعت
مین سب سے زاید ثقہ اور سب سے زاید مسائل دین سے واقف اور عامل ہو
اور جو مسائل دین کے خلاف عمل رکھتا ہو اُسکو امام بنانا اہل سنت مین ہرگز نہین
جائز اُس شخص سے کہ جسکا سوال مین ذکر ہے۔ اوّل اِن سب کامونسے توبہ کرانی
چاہیے اور پھر اُسکو آزمانا چاہیے کہ وہ توبہ پر قائم بھی رہتا ہے یا نہین اگر قائم
رہے تو پھر اگر کوئی اور آدمی اُس سے زاید مسائل نماز روزہ سے واقف نہو
تو اُسکو امام مقرر کرین۔ اور جو توبہ قائم نہ رہے تو اُسکو امام نہ بنادین۔ اور جو
کوئی اور آدمی اُس سے بہتر نماز روزہ کے مسائل سے واقف ہو تو اُسکو امام
مقرر کرین فقط واللہ اعلم بالصواب۔

و معہذا شریعت کا اصول ہے کہ جس چیز کی اصل شریعت سے پائی جاوے
اُسکا کرنا ثواب ہے جو شریعت سے نہ ثابت ہو وہ ناجائز۔ پس ایام عاشورہ
مین اہل سنت والجماعت کو تذکرہ مصائب اہل بیت جو اُنپر معرکہ کربلا مین گذرے
بین کرنا اور اہتمام سے اِسکے مجالس کا منعقد کرنا خواہ کوئی سی کتاب اُس مین
پڑھی جاوے ممانعت سے خالی نہین کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے من
تشبہ بقوم فھو منھم اور اِس قسم کے مجالس کرنے والے روافض سے ضرور

مشابہ ہونگے لہذا اُن مجالس کو ہرگز نہ کرنا چاہیے کیونکہ انمین نہ کوئی بات فائدہ
دنیا کی ہوتی ہے نہ دین کی اسوجہ سے کہ دین کا فائدہ تو جب ہو کہ جب اِن مجالسون
کے کرنے سے کرنے والون کو کوئی ثواب یا حضرات شہداے کربلا کی ارواح کو
کچھ نفع ہو اور اِس مین دونون مطلب مفقود ہین پس یہ فعل عبث اور بے فائدہ
ہوا بلکہ بسبب تشبہ بمجالس رفاض بعید نہین کہ یہ فعل منجر الی الفسق والحرمۃ
ہو جاوے۔ کسی کے محبت اور غم مین رونا عبادت مذہب اہل سنت و الجماعت
مین نہین۔ ہان کچھ پڑھ کے یا خیرات کر کے اہل بیت کو ثواب پہونچانا بڑی عمدہ
بات ہے۔ اسکی وہان کوئی صورت نہین ہوتی لہذا جو علما اسکو منع کرتے ہین
اُن کا قول درست اور ٹھیک ہے۔ محبت اسکا نام نہین ہے کہ اُنکے مصائب کا
ذکر کر کے رولئے اور افعال ایسے کئے کہ جو اُن حضرات کے بالکل خلاف ہون
محبت اسکا نام ہے کہ اُنکی ہر بات مین اتباع کیجاوے جو جو اور جس جس طرح
اُنھون نے دین کے اشاعت کے واسطے مصائب کا تحمل کیا ہے اور ہمیشہ
اطاعت خدا و رسول مین لگے رہے ہین اسی طرح ہم لوگون کو اطاعت خدا
و رسول مین اپنے کو مٹا دینا چاہیئے اسکا نام محبت ہے نہ آنسو بہانے کا نام۔

کتبہ مجیبہ

العبد المذنب عبد السلام عفی عنہ
انصاری زبانی پت ولد مولوی قاری
عبد الرحمن صاحب مرحوم

نے جواب حق تحریر فرمایا بیشک طریقہ مندرجہ سوال
شیوہ رفاض ہے ایسی مجلس سے احتراز اور اجتناب واجب اور
ضروری امر ہے کتبہ محمد یحیی عفاہ اللہ تعالے۔

جوابات استفتا باثبات مواہیر از علماء و مفتیان مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع العلوم کانپور

الجواب ایسے شخص کے فاسق و مرتکب کبائر ہونے مین شبہہ و شک نہین بلکہ اُسکے بعض افعال درجۂ کفر تک پہونچتے ہین پس ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اور تاوقتیکہ دوسرا میسّر آسکے اُسکو امام بنا دین۔ ہرگز ہرگز اِسکے پیچھے نماز نہ پڑھین۔ اور وہ خورد و پوش سب حرام ہے اور وہ لباس جو طریقہ محرم سے حاصل کیا گیا اُسکا استعمال عموماً خصوصاً حالت نماز مین نادرست ہے اور امام قابل معزولی ہے۔ اور نذر غیر اللہ کرنا اگر غیر خدا مستقل مقصود ہے تو کافر ہونے مین شبہہ نہین۔ ورنہ پھر بھی کبیرہ ہونے مین شبہہ نہین۔ اور جبکہ عقاید درجہ کفر کو پہونچے ہون تو نکاح باطل ہوگیا اور توبہ کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔

زبرہ الاحقر محمد رشید عفی عنہ
مدرس دوم مدرسۂ جامع العلوم کانپور۔

رسید ۱۳ ۱۳
دوعالم فیض محمد
؂ ؂ ؂

جواب صحیح ہے

جو زمین کسی نے بحق خدمت تعزیہ داری وغیرہ کسی کو دی ہے۔ دینے والا چونکہ

اس فعل حرام کے صلہ مین دی ہے اس سے
دینے والا گنہگار ہو گا۔ واللہ اعلم۔
محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم
کانپور۔

جواب استفتا بہ ثبت مُہر و دستخط از علماء و مفتیان مدرسہ قادریہ عجیبہ شہر بدایون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعزیہ تعزیہ بنانا جائز نہین اُسکے ساتھ ماتم کرتے ہوئے روتے پیٹتے ہوئے تاشہ باجہ بجاتے ہوئے نکلنا پھر اُسکو توڑ پھوڑ کر زمین مین دفن کر دینا باتفاق علماء محققین اہل سنت نامشروع ہے۔ اسراف کرنا مال کا ضائع کرنا ضرور حرام ہے۔ یونہی علم شدے جو تعزیہ کے جلوس کے ساتھ نکالے جاتے ہین یہ بھی اس خرافات رسم کا شعبہ اور جزء ہے تعزیون کے میلہ مین شریک ہونا اسکی اعانت کرنا۔ اُسکی زیارت کو جانا ناجائز اور فسق ہے۔ اُسمین اپنے مال کا صرف کرنا گناہ ہے۔ یونہی مہندی جو تعزیون پر چڑھائی جاتی ہے۔ ماتم کرنا۔ نوحہ کرنا۔ سر پیٹنا۔ سینہ کوٹنا۔ خاک اُوڑانا۔ گریبان پھاڑنا۔

گناہ ہے۔ یون ہی ایسی روایتین جنسے اہانت حضرات اہل بیت رض کی نکلتی ہے۔ اُنکی بے صبری جزع و فزع بین شین منسوب ہین پڑھنا۔ یا وہ جنمین اصحاب رض کرام پر تبرا معاذ اللہ منہ۔ یا اور کوئی بات خلاف عقیدہ اہل سنت نکلتی ہو نظم یا نثر مین پڑھنا قطعًا حرام ہے۔ شیعون کے یہان جو مجلس عزا کی ہوتی ہے وہ چونکہ باعتبار اکثر منکرات و منہیات سے خالی نہین ہوتین اُسمین مضامین تبرا آمیز بھی ہوتے ہین۔ نوحہ ماتم تو قریب قریب لوازم سے ہین لہذا اُنمین شرکت نادرست ہے۔ علاوہ برین اگر وہ اِن سب قبائح سے خالی بھی ہون تب بھی چونکہ اِس شرکت سے دینی محبت بڑھنے کا اندیشہ ہے اور اُنسے موالات مذہبی ممنوع ہے۔ لہذا یہ شرکت بھی مکروہ ہونا چاہیے اور نادرست بالجملہ وہ آدمی جو تعزیہ بناتا ہے تبرا کی مجلسونمین شریک ہوتا ہے۔ تعزیہ کی تعظیم کرتا ہے تعزیہ پر کھانا وغیرہ چڑھاتا ہے۔ رافضیون کی مجلسونمین باختلاط و محبت دینی شریک ہوتا ہے۔ وہ فاسق ہے اور لائق امامت کے نہین۔ کسی بزرگ کے نام کا جھنڈا کھڑا کرنے کے کیا معنی ہین بعض وقت جاہل لوگ صرف باعث تعظیم سمجھکر بغیر کسی فائدہ مذکورہ کے کھڑا کر لیتے ہین اور اُسکی تعظیم کرنے لگتے ہین تو یہ ایک لغویات ہے۔ بلکہ ناجائز ہے کہ ایک غیر معظم شے کی تعظیم جسکی کوئی اصل نہین خلاف صواب و فساد اعتقاد ہے۔ پھر اُسکو چومنا چاٹنا حرام اور سجدہ تعظیمی تو سخت حرام۔ اور اگر معاذ اللہ کسی کمبخت کے دل مین اعتقاد عبادت آجاوے

توحد کفر تک بھی پہونچا دینے کے لئے کافی یون ہی مصنوعی قبر کی تعظیم بھی گناہ ہے۔ وعلی ہذا۔ گور اصلیہ صاحب قبر کو نفع وضرر کا مالک ومختار سمجھنا۔ مرغ بکرا وغیرہ جو اللہ کے نام پر ذبح کیا جاوے اور اُسکا کھانا پکا کر بزرگون کو ایصال ثواب کردیا جاوے وہ بیشک یقیناً حلال طیب ہے۔ اور جو تعزیہ یا مصنوعی قبور یا شیخ سدو وغیرہ کے نام کی نذرین نیتین کرین اُنکو کھائے۔ یا سجدہ تعظیمی کرے۔ یا تبرا کی مجلسونمین شریک ہو۔ یا خود منعقد کرے وہ فاسق ہے اُس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ فقط حررہ العبد الاثیم محمد ابراہیم الحنفی القادری من مستفیدی المدرسۃ القادریۃ والمدرس بالمدرسۃ الشمسیۃ لکانۃ بجامع بلدۃ بدایون عفا اللہ عنہ

قادری
محمد ابراہیم

لقد افاد المجیب واصاب صح الجواب

محمد فضل احمد عفی عنہ
محمد حافظ بخش عفی عنہ

لقد اصاب المجیب فیما فضل فعلیہ تعمد ولیعول فقط

حررہ العبد المفتقر مطیع الرسول محمد عبد المقتدر عفا اللہ۔

خادم المدرسۃ القادریہ

جواب استفتا باثبات مواہیر و دستخط از علماء و مفتیان دارالافتا بریلی

الجواب۔ تعزیہ مروّجہ زمانہ کے مجموعہ صدہا خرافات و ہزارہا واہیات
ہے قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے۔ تعزیہ کا چڑھاوا کھانے سے یہ مراد
کہ اُس فاتحہ کا ثواب تعزیہ کو پہونچایا گیا ہو تو اسمین قرآن شریف کی بے ادبی
خصوصاً اُس حالت مین کہ تعزیہ مین بُراق یا اور کسی کی شکل بنی ہو سخت اساءت
ادب ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ۔ اُسکو
امام بنانا گناہ ہے۔ تعزیہ و علم و شدّہ بنانا۔ اُسکی زیارت کو جانا۔
اُسپر مٹھائی وغیرہ چڑھانا۔ ایام محرم مین مثل روافض مرثیہ خوانی کرنا۔ بلکہ اُسمین
سرگرم رہنا۔ شیعون سے میل جول سلام کلام اُنسے مواکلت مشاربت کرنا۔
اُنکی ناپاک مجالس مین شریک ہونا کہ تبرّا سے خالی نہین ہوتین۔ اُنکے یہانکا کھانا
کھانا اُسے تبرّک جاننا۔ اپنے مجالس مین اُن خبثا سے مرثیہ پڑھوانا۔ مجلس مین
رونے پیٹنے کی غرض سے مرد عورتین فراہم کرنا۔ اور معاذ اللہ ان سب باتونکو
ذخیرۂ نکوئی اور ثواب جاننا۔ اور کسی بزرگ کے نام سے کسی مسلمانکا چھڑای
نشان جھنڈا قائم کرنا۔ یا معاذ اللہ گور مصنوعہ قائم کرنا کہ سخت تر حرام ہے۔
حدیث مین ہے۔ مَن زَارَ قَبراً بِلَا مَقبُورٍ فَھُوَ مَلعُونٌ جو جھوٹی

معنوعی قبر کی زیارت کو جائے وہ ملعون ہے۔ اُس معنوعی قبر پر جو کچھ روپیہ پیسا اشرفی مٹھائی چادر وغیرہ چڑھائی گئین ہون اُنکا حکم لقطہ سا ہے یعنی ملک مالک سے وہ زائل نہین ہوتی وغیرہ وغیرہ سب گناہ کبیرہ ہین اور گناہ کبیرہ کا مرتکب فاسق اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اُسکا لوٹانا واجب ہے لان الفاسق من فعل کبیرۃ او اصر علی صغیرۃ۔ صغیری مین ہے یکرہ تقدیم الفاسق کراھۃ تحریم وعند مالک لایجوز تقدیمہ وھو روایۃ عن احمد وکذا المبتدع + غنیہ مین ہے۔ لو قدموا فاسقا یأثمون۔ ابو السعود حاشیہ کنز جلد اول علی الزیلعی الکراھۃ فی الفاسق بان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علینا اھانتہ شرعا فمفادہ کون الکراھۃ تحریمیۃ + درمختار مین ہے۔ کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا۔ وہ وقف باطل ہے کہ وقف امور خیر کے لئے ہوتا ہے اور یہ قربت نہین وہ زمین ومکان ملک مالک پر باقی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

کتبہ

عبدالعاصی ظفر الدین البہاری عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سُنی حنفی قادری رضوی
عبد المصطفیٰ ظفر الدین احمد

اجزی اللہ المجیب خیرا و یثیب واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
۱۳۰۱
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

محمدی سنی حنفی بہار
۱۳۰۲
انوار الفیض غلام محمد

سنی حنفی قادری بریلوی
۱۳۰۲
عبد النبی نواب مرزا

سنی حنفی قادری بریلوی
۱۳۰۲
سید محمد عزیز

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ

فقیر محمد صدیق علی ابن مولٰنا محمد لائق علی قدس سرہٗ

دار الافتا
مُہر
مدرسہ اہل سنت وجماعت بریلی
معروف بنام تاریخی منظر اسلام
سنہ ۱۳۲۲ ہجری

جواب استفتا با مہر و دستخط از علماء مفتیان مدرسہ عربیہ امینیہ شہر دہلی

الجواب جتنی باتیں سوال میں مذکور ہیں اکثر انمیں سے شرک اور بعض بدعت ہیں مرتکب انکا سخت فاسق مبتدع۔ تعزیہ ہو۔ یا اصلی قبر ہو۔ اُسکے سامنے سجدہ کرنا یا مراد مانگنا یا چادر چڑھانا یا مٹھائی وغیرہ نذر کے طور پر چڑھانا سب حرام ہے۔ اور انکو حلال سمجھنے والے کے ایمان میں بھی تردد ہے جو شخص ان کاموں کو حلال سمجھے یا انکا مرتکب ہو اُسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے بلکہ بعض صورتوں میں قطعاً نماز بھی نہ ہو گی۔

کتبہ

محمد کفایت اللہ عفا عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

محمد کفایت اللہ

الجواب صواب
بندہ محمد قاسم
عفی عنہ مدرس
مدرسہ امینیہ

الجواب صحیح
بندہ ضیاء الحق
عفی عنہ مدرسہ
امینیہ دہلی

نقل اشتہار تسبر یابت حکام محرّم الحرام
و نیز استفتا علماے اعلام والاہام

ماہ محرم کی ۹ و ۱۰ تاریخونمین روزہ رکھنا سنت ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ جناب رسالت مآب فخر عالم افتخار بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو وہان یودیون کو محرم کی دسوین تاریخ روزہ رکھتے پایا۔ حضورؐ نے اُن سے دریافت فرمایا کہ کیون تم اِس روز روزہ رکھتے ہو۔ اُنھون نے کہا کہ اس روز حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ملی تھی اُسکے شکریہ مین ہم روزہ رکھتے ہین۔ یہ سُنکر حضور فخر عالمؐ نے فرمایا نَحْنُ اَقْرَبُ بِمُوسیٰ۔ ہم تو حضرت موسیٰؑ کے بہت قریب ہین پس آپ نے بھی دسوین محرم کا روزہ رکھا مگر زندگی کے آخر سال فرمایا کہ اگر مین آیندہ سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بھی روزہ رکھون گا۔ بس محرم مین ایک یا دو روزہ رکھنا ایک مذہبی کام ہے اِسکے علاوہ تعزیہ وغیرہ جو مسلمانون نے جاری کر رکھا ہے سب فضول بدعت اور گناہ کے کام ہین۔ خاکسار کی طرف سے بذریعۂ اشتہار ہمیشہ علما ______ کا فتویٰ شائع کیا جاتا ہے جس سے بہت سے خدا کے بندون کو ہدایت بھی ہوئی ہے اور آیندہ کو ہونے کی امید ہے اِس لیئے امسال بھی بذریعۂ اشتہار ہذا اہل اسلام متبعین سنت خیر الانام کو آگاہ کیا جاتا ہے

کہ تعزیہ کی مذموم رسم کو چھوڑ دو۔ اِس رسم سے خدا۔ رسول اور تمام اہلبیت
ناراض ہین ہر سال کہین نہ کہین اس بدرسم کی وجہ سے فساد ہوتا رہتا ہی جس سے
رعایا مین تفرقہ ہونے کے علاوہ حکام وقت کو بھی پریشانی ہوتی ہے۔ پس بہتر
کہ مسلمان ایام محرم مین وہی کام کیا کرین جلسے خدا۔ رسول علیہ السلام اور
اہلبیت عظام رضی اللہ عنہم راضی ہون اور دنیا مین بھی عزت سے رہین۔ بعض لوگ اپنی
نادانی سے تعزیہ کو دین اسلام کی شوکت جانتے ہین سو یہ اُنکی سخت غلطی ہے
اسلام کی شوکت خداے تعالیٰ کی فرمان برداری سے ہوتی ہے نافرمانی سے
ہرگز نہین ہوتی۔ کیا زمانہ سلف (صحابہ تابعین تبع تابعین اور اہل بیت کیوقت)
مین کسی نے تعزیہ بنا کر ایسی مذموم رسوم کو اسلامی شوکت بتلایا تھا۔ کیا مکہ
شریف و مدینہ منورہ مین بنایا گیا یا بنایا جاتا ہے کیا کابل مین بنتا ہی بلکہ باوجود
سلطنت حضرات شیعان ایران مین بھی نہین بنتا۔ افسوس یہ رسم قبیحہ بجز
ہندوستان کے کہین بھی نہین ہے۔ بھائیو! غور کرو کہ مسلمانون کا کسقدر مال
ایسے کامون مین ضایع ہوتا ہے حالانکہ مسلمانون کی قومی اور دینی ضروریات
اسقدر رہین کہ اُن کو پورا کرنے کے لیے مسلمانون کے پاس کافی روپیہ نہین۔
پھر یہ کیا عقلمندی ہے کہ ایسے فضول کامون مین روپیہ ضائع کیا جاتا ہے
جو نہ دین کے کام ہون نہ دنیا کے۔ بھائیو! ہوش کرو علمار گرامی ہمکو ہمارے فائدہ
کی سوجھاتے ہین۔ ہمکو بھی چاہیئے کہ اُنکے فتوے کو دل کے کانون سے سُنین۔

وہ فتویٰ یہ ہے

تعزیہ بنانا یا اُسمین کسی طرح کی امداد کرنا سخت گناہ ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مامور فرمایا تھا کہ اونچی اونچی قبرین تمام گرادے - جب سچی قبرون کو گرانے کا حکم ہے تو جھوٹی قبر تعزیہ کا کیا حال ہے خدا رحم فرمائے اُس بندہ پہ جو اس بدرسم کے مٹانے مین کوشش کرے - ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) امرتسری - (مولوی) ابو عبید احمد اللہ امرتسری (مولوی) عبدالجبار غزنوی امرتسری (مولوی) عبدالغفار غزنوی (مولوی) عبدالاوّل غزنوی - (مولوی) ابوتراب محمد عبدالحق امرتسری (مولوی) نور محمد امرتسری - (مولوی) ابوزہیر غلام رسول (مرحوم) امرتسری - بیشک تعزیہ اور مہندی نکالنا بڑا گناہ ہے (مولوی) خلیفہ عبدالرحمن امرتسری - (مولوی) غلام مصطفےٰ و (مولوی) نور احمد امرتسری (مولوی) محمد یعقوب مدرس نعمانیہ امرت سر - (مولوی) محمد جمال امرتسری (مولوی) محمد الدین امرتسری (مولوی) محمد حسین لکھوکے (مولوی) عبدالعزیز قلعہ میان سنگھ بیشک تعزیہ داری بدعت ہے - اور اسمین روپیہ خرچ کرنا اصراف مین ہے اور روکنے والون کو عنداللہ ثواب ہے جہان تک ہو روکنا اور منع کرنا چاہیے - (مولوی) عبدالکافی عفی عنہ آلہ آبادی

المستشہر

(خاکسار) منیجر اخبار اہل حدیث امرتسر۔ محرم سنہ ۱۳۳۰ھ

سوال۔ ما قولکم ایھا الوارثین الانبیا و نائبین محبوب خدا ادام اللہ برکاتکم فی الدنیا و اعلی اللہ درجاتکم فی العقبیٰ یہ جو تعزیہ دار لوگ تعزیہ کی تعظیم مانند قرآن مجید بجالاتے ہین اور علم و شدہ ۔ اور انکے غلاف وغیرہ کے ساتھ مثل تبرکات اصلیہ صحیحہ ادب ملحوظ رکھتے ہین بعض اسطرف پشت نہین کرتے۔ بعض بے وضو اپنا ہات نہین لگاتے ۔ حالانکہ حدیث مین وارد ہے۔ من زار قبرا بلا مقبور فھو ملعون یعنی جسنے زیارت کی ایسی قبر کی جس مین مردہ نہین وہ ملعون ہے۔ رواہ ترمذی و ابن ماجہ وغیرہ۔ اور نیز فرمایا۔ من زار قبرا بلا مقبور فکانما عبد الصنم یعنی جسنے زیارت کی خالی قبر کی گویا بت کی پوجا کی۔ کذا فی الطبرانی و شرح برزخ وغیرہ۔ اور رسول خدا نے فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کہ میرے اللہ نے منع فرمایا ہے اِس بات سے کہ لکڑی اور پتھر وغیرہ کو کپڑا پہنایا جاوے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آپ نے مامور فرمایا تھا صلعم کہ جہان کہین ایسے آثار شرکیہ دیکھو اُسے اپنے ہاتھ سے میٹ دو۔ تو جب شریعت غرا مین

ایسی چیزون کے ازالہ کرنے اور پھاڑنے توڑنے کا حکم ہوا اور مسلمان اُن باتون کے موجد ہو کر مثل کلام اللہ شریف اُن اشیا کی حرمت و تعظیم قائم رکھین تو خدائے قدیر کے حکم کے مقابلہ مین معاذ اللہ گویا اپنی دوسری شریعت ایجاد کی پس اِس عقیدہ فاسدہ اور فعل کاسدہ سے یہ تعزیہ دار بروزِ جزا نیک کردار رہین گے یا گنہگار۔

جواب۔ علما بالاتفاق جواب دیتے ہین۔ گنہگار گنہگار۔

سوال۔ ما قولکم اَیُّھَا الوَارِثِینِ الاَنبِیَا وَنَائِبِینِ مَحبُوبِ خُدَا اَدَامَ اللّٰہُ بَرَکَاتُکُم وَ اَعلَی اللّٰہُ دَرَجَاتکُم یہ کہ تعزیہ دار لوگ امام باڑون کی مانند مساجد آکھیہ ادب و تعظیم اختیار کرتے ہین۔ وہان جوتے نہین لیجاتے۔ اُس مکان مین بھنگی اور چمارون کو نہین بڑھنے دیتے۔ حالانکہ وہ جگہ آثار شرکیہ کی وجہ سے رجاست باطنی کے حکم مین ہے۔ ایسی جگہ کلام اللہ شریف پڑھنا مثل تلاوت پاخانہ کے ہے۔ اور وہ بتعظیم و ادب پیش آتے ہین تو گویا ے خدائے تعالیٰ کے مقابلہ مین اپنی دوسری شریعت بناتے ہین۔ وَلَا تَقُولُوا ھٰذَا حَلَالٌ وَّھٰذَا حَرَامٌ ۵ بچو ایسے کامون سے اے مؤمنین ٭ نہ راہ ضلالت مین دو اپنا دین ٭ پس قیامت مین یہ لوگ قابل ثواب ہون گے یا لائق عتاب

جواب علمانے بالاتفاق جواب دیا۔ مستحق عتاب عتاب عتاب

سوال - ما قولکم ایّہا الوارثین الانبیا و نائبین محبوب خدا ادام اللہ برکاتکم و اعلی اللہ درجاتکم

اکثر تعزیہ دار پیش تعزیہ - ماہ محرم روشنی مین ہر سال دھڑیون اور منون تیل پھونکتے رہتے ہین - وحالانکہ بعد نماز عشا چراغ مسجد ٹھنڈا کر دینے پر فتوا ہے - کیونکہ روشنی سے صرف کام کاج لینا مراد ہے - نہ بیکار پھونکنا جلانا پس یہ لوگ زر و مال کو بلا وجہ اسلاح غیر حکم خدا و رسول خلاف و گناہ کے کامون مین جلاتے پھونکتے اور اسراف بیجا سے برباد کرتے ہین - اور طرّہ بامید ثواب اِنَّ المُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ہ تحقیق مال بیجا اُڑانے والے شیطانون کے بھائی ہین - الآیہ - تو اب بروز حساب یہ ناصواب اس ضلالت کے ارتکاب مین ثواب پاوینگے - یا عقاب اُٹھاوینگے -

جواب - علما بالاتفاق جواب دیتے ہین - عقاب - عقاب - عقاب -

سوال - ما قولکم ایّہا الوارثین الانبیا و نائبین محبوب خدا ادام اللہ برکاتکم و اعلی اللہ درجاتکم بعض مقامون پر تعزیہ دار سقون کو اجرت و قیمت دے دے کر بہ نیت و عقیدہ ہنود کے کہ یہ پانی تو ایا تشنہ کامان کربلا کی ارواح طیبات کو پہونچتا ہے - شیرین و خوشگوار پیش تعزیہ مشکین کی مشکین زمین پر ادہر واتے چلا کرتے ہین کہ راہ گیرون کو گلی کوچون مین کیچڑ کھاپنے کے باعث - اور سڑک و بازار و شاہ راہ

عام پر گذرنا اور قدم اُٹھانا دشوار ہوجاتا ہے۔ جیسے وہ لوگ دیوتاؤن اور
اپنے مُردون کو پانی دینے مین زمین پر ڈالتے رہتے ہین۔ بلکہ یہ حضرات ہندؤن سے
بھی اِس کام مین سبقت لے گئے کیونکہ وہ تو دو چار چلو ہی ڈالتے ہین۔ اور
یہان کنوے کے کنوے خالی ہوتے ہین۔ حالانکہ وضو و غسل وغیرہ مین اندازہ
شرعی سے زاید پانی صرف کرنا بار محاسبہ کا سزاوار ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اُس روز
قطرہ قطرہ کا حساب ہوگا۔ اسکی قدر تشنہ گا نان۔ شہداء کربلا ہی سے پوچھنا چاہیے
غرض یہ لوگ پانی کے بہانے والے بعین و بیرو کار یزیدیون مین شمار ہون گے
یا محب و غمخوار اہلبیت اطہار مین۔ ہان اور اس نعمت بے بہا۔ کُلّ شیءٍ حیّ
مِنَ الماءِ۔ کہ جسپر مایۂ حیات مستقر ہے۔ بروز آخرت یہ زیان کار دار القرار کے
حق دار ہون گے۔ و یا عقوبت ادبار کے داغدار۔

جواب علمار نے بالاتفاق جواب دیا۔ سزاوار عقوبت۔ عقوبت۔ عقوبت۔

سوال - مَا قَولُکُم اَیُّھَا الوَارِثِینِ الاَنبِیَا وَ بَنَاتِبِین محبُوبِ
خُدَا آدم اللہ برگاتکُم و اعلی اللہ درجاتکُم صد حیف و ہزار
افسوس تعزیہ دار۔ حوالی تعزیہ مین۔ دولت خدا داد و عطیہ الٰہی کو جس سے حوائج
ضروری رفع ہو کر۔ بڑی بڑی کارنمائیان دینی حاصل ہوتی ہین۔ فضول یون کثرت
چراغان تیل بتی لمپ و شمع وغیرہ سے ایک آگ لگا کر سوخت و برباد کرتے۔ اور
بانس و کاغذ۔ پنی و ابرک۔ لیئی و چیڑا۔ وغیرہ سے مڑھتے بناتے ہین۔ پھر توڑ

مڑوڑ کر خاک مین دھرتے اور مٹی مین دباتے ہین ؎ گہہ ببالا سر نشاندن گہہ فگندن درزمین ✤ گہہ بالفت آنچنان گو گہہ بہ کلفت اینچنین ✤ اور اکثر مرد وزنان ضعیف وناتوان گانوٗن بستی - اور شہر و محلہ مین - بلکہ ہمسایہ - اور خاص کنبون کے - عزیز و قریب - محتاج وغریب - یتیم بچے - بیوہ عیالدار - لولے لنگڑے - اندھے - معذور ولاچار - جاڑون مین تن برہنگی اور فاقہ دہنی سے جان بلب لیکن ان سنگ دلون - قساوت قلبون - بے رحمون - نافہمون - کو اُنکے دُکھ درنجون سے کیا سروکار اپنی دُھن مین مگن ہین ؎

الٰہی دردمندی در دلِ بے دردمند انرا ✤ کہ بے دردان نمیدانند حالِ دردمند انرا

نہ حکم خدا مانتے ہین - نہ فرمان رسولؐ پر عمل - نہ اقوال ائمہ سے خبر - نہ قواعد شرعیہ پر نظر - نہ عذاب عقبیٰ کا ڈر - نہ ضلالت و بے دینی سے حرز - دین مین رخنہ نہاد - دنیا مین نزع وفساد - حکام وقت کو ہر سال دردسری پیش آنا - تعزیہ دارونکے بدولت جدال ناحق کا ظہور پانا - پس بروز حشر یہ لوگ مقہور و مخذول ہونگے یا نہین -

جواب علما بالاتفاق جواب دیتے ہین - ہون گے - ہونگے - ہون گے -

دستخط علمار کرام عالی مقام دیوبند وسہارنپور ومیرٹھ وپانی پت - ودہلی - وعلی گڑھ - وغیرہ

(مولنا) محمود حسن (صاحب) دیوبندی مدرس اوّل مدرسۂ عالیہ عربیہ دیوبند -

(مولوی) عزیز الرحمٰن (صاحب) دیوبندی مفتیٔ مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند۔

(مولٰنا) خلیل احمد (صاحب) سہارنپوری۔

(مولٰنا) عنایت الٰہی (صاحب) سہارنپوری مفتیٔ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

(مولٰنا) احمد علی (صاحب) مدرس اول مدرسہ عربیہ اسلامیہ میرٹھ اندر کوٹ۔

(مولوی) یوسف علی (صاحب) میرٹھی۔

(مولٰنا) عبد السلام (صاحب) پانی پتی ولد مولٰنا قاری عبد الرحمٰن (صاحب) مرحوم

(مولوی) ابو الفرح محمد عبد الحمید (صاحب) پانی پتی

(مولٰنا) ابو محمد عبد الحق (صاحب) مفسر تفسیر حقانی) دہلوی۔

(مولوی) عبد السلام (صاحب) دہلوی۔

(حافظ مولوی) عبد الوہاب (صاحب) دہلوی

(مولوی) سید ابو الحسن (صاحب) دہلوی۔

(مولوی) عبد السبحان (صاحب) طالب الخیر دہلوی

(مولوی) محمد خلیل (صاحب) مدرس مدرسہ اہل حدیث دہلی۔

(مولوی) محمد حسین (صاحب) دہلی زینت محل

(مولوی) محمد امین (صاحب) دہلوی۔

(مولوی) نظام الدین (صاحب) واعظ انجمن ہدایت اسلام دہلی۔

(مولوی) عبد اللطیف (صاحب) سیفی مدرس عربی اسکول دہلی۔

(مولوی) عنایت اللہ (صاحب) خلف مولٰنا مفتی محمد لطف اللہ صاحب علیگڑھی۔

(مولوی) عبد التواب (صاحب) مقیم علیگڑھی

(مولوی) محمد موسیٰ مقیم علیگڑھ۔

(مولوی) اسرار الحق (صاحب) رہتکی۔

(مولوی) محمد ابراہیم (صاحب) کرنالی

(مولوی) فخر الدین (صاحب) گنگوہی۔

(مولوی) محمد محسن (صاحب) شملوی۔

(مولوی) عبد الجبار (صاحب) عمرپوری ضلع مظفرنگر۔

دستخط علماء کرام بلاد پنجاب

(مفتی) عبدالقیوم (صاحب) حنفی جالندھری

(حافظ مولوی) عبدالمنان (صاحب) وزیر آبادی۔

(مولوی) عبدالحق (صاحب) سیالکوٹی۔

(مولوی) غلام حسن (صاحب) سیالکوٹی۔

(مولوی) محمد ابراہیم (صاحب) سیالکوٹی۔

(مولوی) فضل الدین (صاحب) صدیقی چگیمور سیالکوٹی۔

(مولوی) ابو یوسف محمد شریف (صاحب) مدرس حتی شیخان ضلع سیالکوٹ۔

(مولوی) فیض اللہ (صاحب) ملتانی

(مولوی) خدا بخش (صاحب) ملتانی

(مولوی) عبدالحمید (صاحب) سوہدرہ گوجرانوالہ۔

(مولوی) محمد حسن (صاحب) رئیس لدھیانہ۔

(مولوی) ابوسعید محمد حسین (صاحب) بٹالوی

(مولوی) محمد عبدالوہاب (صاحب)

(مولٰنا) غلام محمد (صاحب) ہوشیارپوری۔

(مولوی) حمیدالدین (صاحب) ہزاروی از دہلی

(مولوی) غلام اللہ (صاحب) قصوری

(مولوی) احمد (صاحب) ڈیرہ نواب بہاولپوری

دستخط علماء کرام۔ مچھلی شہر۔ و مرادآباد۔ و بجنور۔ وامروہا وغیرہ

(مولوی) محمد مظہر حسین (صاحب) از مچھلی شہر۔

(مولوی) احمد اللہ (صاحب) از مچھلی شہر۔

(مولوی) عبدالوہاب (صاحب) مرادآبادی

(مولوی) عبدالحی (صاحب) مراد آبادی۔
(مولانا) احمد حسن (صاحب) امروہی۔
(مولانا) عبداللطیف (صاحب) مرحوم سیس پوری ضلع بجنور۔

دستخط علماء کرام بلاد پورب و بنگالہ

(مولوی) فاخر حسن (صاحب) آگرہ آبادی
(مولوی) صداقت علی (صاحب) فیض آبادی۔
(مولوی حافظ) عبدالوہاب (صاحب) غازی پوری۔
(مولوی) عبدالهادی (صاحب) ہلسوی عظیم آبادی۔
(مولوی) نذیر الدین احمد (صاحب) بنارسی۔
(مولوی) محمد ابو القاسم بن مولوی محمد سعید صاحب مرحوم بنارسی۔
(مولوی) محمد ابراہیم (صاحب) بریلوی۔
(مولوی) محمد کفایت اللہ (صاحب) شاہجہانپوری۔

(مولوی) سید اعظم (صاحب) شاہجہانپوری۔
(مولوی) محمد ضمیر الحق (صاحب) آروی۔
(مولوی) محمد اعظم حسین (صاحب) خیر آبادی۔
(مولوی) عبدالحکیم (صاحب) پٹنہ۔
(مولوی) عبدالرحیم (صاحب) پٹنہ
(مولوی) شاہ محمد عین الحق (صاحب) چھپرہ۔
(مولوی) ابو سعید محمد مرتضیٰ (صاحب) اعظم گڑھ
(مولانا) شبلی (صاحب) مدرس مدرسہ ندوۃ العلما لکھنؤ
(مولانا) شاہ سلیمان (صاحب) پھلواری۔
(مولوی) محمد معین الدین (صاحب) پھلواری۔
(مولوی) علی نعمت (صاحب) پھلواری۔
(مولوی) عبدالسلام (صاحب) مبارکپوری۔

(مولوی) محمد مسلم (صاحب) داناپوری۔
(مولوی) عبدالغفور (صاحب) داناپوری
(مولوی) عبدالنور (صاحب) دربھنگوی۔
(مولوی) عبدالرحمن (صاحب) دلالپوری
(مولوی) علی حسن (صاحب) دلالپوری
گیلانی۔
(مولوی) منیرالدین خان (صاحب) مرزاپوری
(مولوی) عبدالرحیم (صاحب) انبوہا
ضلع بیربھوم۔
(مولوی) محمد انصاری (صاحب)
دیوریا۔ ضلع گورکھپور۔
(مولوی) ابوطیب شمس الحق (صاحب)
ڈیانوان۔
(مولوی) محمد زبیر (صاحب) ڈیانوی۔

(مولوی حافظ) عبدالقادر (صاحب) کرنول
(مولوی) سید عبدالجبار (صاحب) از کرنول
(مولوی) حاجی عبدالرحمن خان (صاحب) کرنول
(مولوی) عبدالوہاب (صاحب) طرار کرنول۔
(مولوی) حکیم عبداللہ (صاحب) بیرکھائی۔
(مولوی) عبدالعزیز (صاحب) احمدپوری۔
(مولوی) عطاءالحق (صاحب) نبی نگری مونگیری
(مولوی) محمد (صاحب) کنگولی۔
(مولوی) محمد صدیق (صاحب) مرونوی۔
(مولوی) امام الدین (صاحب) کوٹلی لوہاران
(مولوی) قطب الدین (صاحب) سہیل وکیل
انجمن ہدایت الاسلام۔
(مولوی) محمد صالح (صاحب) پنڈھولوی۔
(مولوی) عبدالقادر (صاحب) سہسرامی۔

دستخط علماء کرام دکن۔ تا بھوپال۔ و اجمیر۔ و حیدرآباد و مدراس

(مولوی) شیخ حسین (صاحب) عرب محدث بھوپال (مرحوم)

(مولوی) محمد عثمان (صاحب) عملی مدرس مدرسہ سلیمانی بھوپال۔

(مولوی) نظام الدین (صاحب) بھاولپوری مدرس مدرسہ وقفیہ بھوپال۔

(مولوی) محمد عین الحق (صاحب) ساکن بھوپال۔

(مولوی) معین الدین (صاحب) اجمیری

(مولوی) ابو النعیم محمد عبد العظیم (صاحب) حیدر آبادی دکن۔

(مولوی) عبد الغنی (صاحب) کرنول مدراس

(مولوی) عبد الرزاق (صاحب) مومن از کرنول۔ مدراس۔

(مولوی) سلطان محمود (صاحب) لنبارلنی کرنول مدراس

(مولوی) محمد ظل الرحمن (صاحب) مدراس

(مولوی) قاضی محمد عبد الرحیم (صاحب) کرنول۔ مدراس۔

بعض جہال تعزیہ پرست یون غپ شپ اُڑایا کرتے ہین کہ ارے میان مولوی عبد العزیز صاحب دلّی والے جو ہندوستان مین بڑے مشاہیر علما مین سے تھے تعزیہ بنانے کو منع کیا کرتے تھے۔ ایک روز گشت مین لوگ تعزیہ لئے پھرتے تھے۔ مولوی صاحب نے دور سے دیکھتے ہی دوڑ کر تعزیہ کے نیچے اپنا کندھا لگا دیا جب لوگون نے اسکی حقیقت دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ کیا بتاؤن مین نے دیکھا کہ حضرت امام حسینؓ تعزیہ مین موجود ہین۔ اسواسطے کمال ادب سے تعزیہ اپنے کندھے پر اُٹھا لیا۔ اب ہم انکے زٹل بے محل پر مولٰنا موصوف کا خاص فتویٰ آپکی کتاب فتاوائے عزیزی سے بعینہ نقل کرکے یہان درج کرے دیتے ہین۔

کہ حضرت اقدس کی نقد گفتار کو اپنی کج رفتار سے تطبیق دے لین - کہ آن سراپا برکت علیہ الرحمہ امور تعزیہ داری کے متعلق کیا تحریر فرما رہے ہین - اور ہم کیا بکواس گا رہے ہین ؎

به بین تفاوت ره کجاست تا به کجا	صلاح کار کجا و من خراب کجا

وَهُوَ هٰذَا - سوال - چہ میفرمایند علماے اہل سنّت و جماعت کثرہم اللہ تعالی در باب تعزیہ داری عشرۂ محرم و ساختن ضرایح و صورت قبور و علم وغیرہ جواب تعزیہ داری در عشرۂ محرم و ساختن ضرایح و صورت وغیرہ درست نیست زیراکہ تعزیہ داری عبارت ازین است کہ ترک لذائذ و ترک زینت کند و صورت محزون و غمگین نماید یعنی مانند صورت زنان سوگ دارندہ بنشیند و مرد را ہیچ جا این قسم در شرع ثابت نشود مگر زن را بعد وفات زوج خود چار ماہ و دہ روز سوگ آمدہ و ماورائے زوج اگر کسی از اقارب او بمیرد تا سہ روز اگر ترک زینت وغیرہ کند جائز است و بعد سہ روز آنرا درست نیست چنانچہ در حدیث آمدہ لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعۃ اشہر و عشرا رواہ البخاری و مسلم و نیز تعزیہ داری کہ ہمچو مبتدعان میکنند بدعت است و ہمچنین ساختن ضرایح و صورت قبور و عَلَم وغیرہ اینہم بدعت است و ظاہر است کہ بدعت حسنہ کہ دران ماخوذ نباشد نیست بلکہ بدعت

سیئہ است وحال بدعت سیئہ اینست کہ درحدیث وارداست شرالامور
محدثاتہا وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم وحال مبتدع کہ این قسم بدعتہا
اختراع میکنند آنست کہ بدعت او را درین لعن خدا اسیر میکند وفرائض ونوافل
او در درگاہ الٰہی مقبول نیست چنانچہ درحدیث وارداست من احدث حدثا
او آوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ
منہ صرفا ولاعدلا رواہ الطبرانی عن ابن عباس والبزار عن ثوبان
ونیز درحدیث شریف است من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ
فھو رد رواہ البخاری ۔ ومسلم ۔ وابوداؤد ۔ وابن ماجۃ ۔ عن عائشۃ
رضی اللہ عنہا ونیز درحدیث شریف است درمذمت مبتدعان ابتدع
بدعۃ ضلالۃ لایرضی اللہ بہا ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل آثام
من عمل بہا لاینقص من اوزارھم شیئ رواہ ابن ماجۃ عن عمرو بن
عوف وبلال بن الحارث ۔

سوال دران مجلس بہ نیت زیارت وگریہ وزاری حاضر شدن ودرانجا رفتہ
مرثیہ وکتاب شنیدن وفاتحہ ودرود خواندن جائز است یانہ ۔

جواب دران مجلس بہ زیارت گریہ زاری حاضر شدن ہم جائز نیست زیراکہ
آنجا زیارت نیست کہ برائے او حاضر شود واین چوبہا کہ ساختہ اوست قابل زیارت
نیستند بلکہ قابل ازالہ اند چنانچہ درحدیث شریف آمدہ من رای منکم منکرا

فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذٰلک
اضعف الایمان رواہ مسلم ودر مجلس تعزیہ داری رفتہ مرثیہ وکتاب
شنیدن کہ در مرثیہ وکتاب احوال واقعی نیست بلکہ کذب وافترا وتحقیر بزرگان
درذکر پس شنیدن اینچنین مرثیہ وکتاب درست نیست بلکہ درین قسم مجلس حاضر
شدن ہم روا نیست چنانچہ در حدیث شریف کہ نہی از شنیدن وخواندن مراثی
واقع شدہ ہمین مراثی است عن ابی اوفیٰ قال نہی رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم عن المراثی رواہ ابن ماجۃ واگر در مرثیہ وکتاب احوال واقعی
باشد پس شنیدن این قسم مرثیہ وکتاب فی نفسہ مضائقہ نے لیکن ہیئت ابن جماعۃ
چنانکہ مبتدعان میکنند نباید کرد کہ مشابہت از قوم مبتدعان میشود واحتراز از
مشابہت بدعتیان ضرور است چنانچہ در حدیث شریف وارد است من تشبہ
بقوم فھو منھم ونیز داخل این حدیث است۔ من کثر سواد قوم فھو منھم
ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمل رواہ الدیلمی عن ابن
مسعود کذا ذکرہ السیوطی فی جمع الجوامع۔ وفاتحہ ودرود خواندن فی نفسہ
درست است لیکن درین قسم نوعے بے ادبی میشود زیرا کہ این قسم محل قابل ازالہ
ونابود کردن است ونجاست معنوی دارد وفاتحہ ودرود جاے باید خواند کہ
محل پاک باشد از نجاست ظاہری وباطنی پس شخصیکہ در پائخانہ تلاوت کلام اللہ
کند ودرود بخواند ملام ومطعون خواہد بود ہمچنان در مقامیکہ نجاست باطنی باشد

وقابل ازالہ باشد درانجاہم خواندن موجب ملامت ومطعونیت خواہد گردید کہ بے محل خواند۔

سوال بدون ساختن ضرایح وغیرہ فقط درمکان تبرک صحیح مثل موے مبارک داشتہ یانداشتہ مجلس گریہ ترتیب کردن واخبار واحادیث صحیحہ شہادت جناب سیدالشہدا ذکر کردہ بکاکردہ ختم کلام اللہ کردن وپنج آیہ خواندہ فقط فاتحہ نمودن۔

جواب۔ بدون ساختن ضرایح وغیرہ فقط درمکان تبرک صحیح مثل موے مبارک داشتہ یانداشتہ مجلس گریہ وزاری الخ۔ اینہم جائز نیست بدلیل اینکہ اینہم بدعت سیئہ است فقط ذکر احادیث صحیحہ شہادت وختم کلام اللہ وفاتحہ وغیرہ خواندن مضائقہ نیست وتبرک صحیحہ مثل موے مبارک اکثر جا بصحت ہم نمیرسد بنابر اوہام عوام کالانعام است آنرا تبرک دانستن این را نشاید مادامے کہ بطریق صحیحہ تبرک بودن او ثابت نشود اعتقاد صحت او نباید کرد وچون تبرک مفقود شود محض مجلس گریہ وزاری کردن ماند واینہم مجلس ترتیب کردن فقط براے گریہ وزاری از سلف ماثور نشدہ۔ واگر تبرک صحیح مثل موے مبارک ہمانجا یا جاے دیگر پیدا شود براے زیارت او رفتن مضائقہ ندارد۔

سوال دوران ایام ترک زینت ولذات کردن وغمگین وحزین بطور ماتم زدگان ماندن۔

جواب ترک زینت وغیرہ بالا منقول شد۔

سوال ساعی و معاون بودن در امور تعزیہ داری وغیرہ از خود یا بپاس خاطر یا بپاس قرابت یا بسبب ہمسایگی وہم خانگی شدن اسباب خود را مستعار دادن۔
جواب آنہم جائز نیست چراکہ اعانت بر معصیت میشود و اعانت بر معصیت غیر جائز۔
سوال۔ در حق کسے کہ مرثیہ و کتاب و نوحہ خوانی میکند خواہ چیزے از اجرت بگیرد یا نگیرد۔
جواب۔ در حق کسے کہ مرثیہ و کتاب کہ دران احوال غیر واقعی باشد موجب بزہ کاری میشود ہم چنین نوحہ خواندن گناہ کبیرہ است و در احادیث وعید آن وارد است چنانچہ در حدیث است۔ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ رواہ ابوداؤد کذا فی المشکوٰۃ۔ و اجرت گرفتن بر مرثیہ خوانی و نوحہ وغیرہ حرام زیراکہ قاعدہ شرع است کہ بر معصیت اجرت گرفتن درست نیست چنانچہ بر مزامیر و غنا اجرت گرفتن حرام ست ہمین قسم بدین چیزہا حرام۔
سوال۔ در مقدمہ مہندی ہا کہ شب یازدہم ربیع الثانی روشن میکنند و منسوب بجناب حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز می نمایند و نذر و نیاز می آرند و فاتحہ می خوانند۔
جواب۔ روشن کردن مہندی حضرت سید عبدالقادر آنہم بدعت سیئہ است

زیرا کہ ہیچو مفسدہ و قباحت در تعزیہ ساختن است ہمین قسم در مہندی تصور است و فاتحہ خواندن و ثواب آن بارواح طیبہ رسانیدن فی نفسہ جائز و درست ہست لیکن بر مہندی ہا فاتحہ و درود خواندن بے ادبی و غیرہ است چنانچہ سابق گذشت و نذر غیر خدا بر خود التزام کردن درست نیست چنانچہ در حدیث وارد است کہ لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل رواہ البخاری ومسلم۔

سوال آنہمہ امور بدعت حسنہ اند یا مستہجن و اگر استہجان دارد جملہ برابر اند یا لبعض متفرقہ و استہجان بحد حرمت است و فاعل آن مرتکب کبیرہ است یا مکروہ و فاعل آن صاحب صغیرہ۔

جواب آنہمہ امور بدعت سیئہ است البتہ مستہجن اند و تفاوت در امور بدعت تفاوت باعتبار مفسدہ است و در ہر بدعت کہ مفسدہ زیادہ تر باشد استہجان آن زیادہ تر می باشد و در ہر بدعت کہ مفسدہ کمتر باشد قبح و استہجان آن کمتر می باشد۔ اگر مرتکب بدعت بدعت را نیک می فہمد و قربت خدا دران می داند پس مرتکب آن خارج از دائرہ اسلام است چنانچہ از حدیث کہ در کتاب ابن ماجہ وارد است معلوم میشود عن حذیفہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین۔ و صاحب بدعت عام است کہ خود بدعت را احداث کردہ باشد یا بدعت را احداث نکردہ است بلکہ دیگر احداث

نمودہ واین شخص مرتکب میشود وآنرا پسند مینماید این شخص را صاحب بدعت می نامند۔
ونیز در ابن ماجہ وارد است قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب
بدعتہ حتی یدعہ۔ ومرتکب بدعت را ضال در حدیث وارد شدہ است اگر
ضلالت او باین حد رسد کہ دران وعید نار باشد پس آن شخص مرتکب کبیرہ است
والا صغیرہ خواہد شد واین فرق در صورتے است کہ بدعت را مستحسن نمی فہمد۔

سوال خوردن چیزہا کہ بر تعزیہ وغیرہ نیاز ونذر می آرند ودر آنجا نہادہ فاتحہ
میدہند ونہادہ میدارند وشب عاشورا قابہاے حلوا زیر تخت ضرایح وتعزیہ ہا
می نہند وصباح برداشتہ تبرکاً تقسیم میکنند۔

جواب۔ طعامیکہ ثواب آن نیاز حضرت امامین نمایند وبر آن فاتحہ وقل
ودرود خواندن تبرک میشود وخوردن بسیار خوب است لیکن بسبب بردن آن
طعام پیش تعزیہ ہا ونہادن پیش تعزیہ وغیرہ تمام شب بلکہ پیش قبور حقیقیہ
ہم تشبہ بکفار وبت پرستان می شود پس ازین جہت کراہت پیدا میکند واللہ اعلم انتہی

حضرت مولٰنا مرحوم صاحب جامع الاثار کی تحریرات کا اظہار

تو ہے مردانہ تو بت خانہ اُجاڑ	چھت کو اور گنبد کو قبروں سے اُکھاڑ
مسجدیں مضبوط کر مثل پہاڑ	تعزیہ قندیل کو لاتوں سے پھاڑ

گلشن دین میں یہ بیشک خار ہے

تعزیہ کو بت سے بدتر جان رکھ	دیکھنے اس کو نہ جا ایمان رکھ

مرثیہ حسنینؓ کا پہچان رکھ
مرثیوں پر تو نہ ہرگز دھیان رکھ
سر بسر وہ جھوٹ کا طومار ہے

ایسی باتوں سے تو بچنا ہے ضرور
ورنہ پھر اُڑ جائے گا ایمان کا نور
دو غلے عالم سے ڈر کر بھاگ دور
جو کجی کرتا ہے حق سے بے شعور
وہ بڑا ٹھگ ہے وہ بڑا مکار ہے

جس کسی مرقد پہ ہو چادر غلاف
یا چراغ و عرس یا رقصِ طواف
تھان بت کا جان اُسکو بے خلاف
مین نے تجھسے کہدیا اب صاف صاف
مان یا مت مان تو مختار ہے

سب کو کرتا رہ نصیحت دائما
دین کی باتین سُناتا رہ سدا
گالیان دے یا کوئی مانے بُرا
جان اِس نعمت کو ارثِ انبیا
واقعی یہ شیوۂ ابرار ہے

ایک دن مانا تھا یونسؑ نے بُرا
بھاگے اپنی قوم سے ہو کر خفا
اُس گھڑی آیا یہ حکمِ کبریا
واہ - یونسؑ تو نہ ایذا سہ سکا
تو ہمارا یار کیا یار ہے

سینہ زن ہوتا ہے مردودوں کا کام
صبر کرنا ہے جوان مردوں کا کام
اشک باری ہے دل افسردوں کا کام
منع کرنا اُس سے بے دردوں کا کام
دیدۂ نمناک گوہر بار ہے

جب کہین مرتا ہے کوئی مالدار　　رنڈیان روتی ہین چیخین مار مار
رافضی بدتر ہین اُنسے جان یار　　روتے ہین نوبت بجا کر زار زار
شور وغل ہے نعرۂ للکار ہے

ہر نبیؑ و ہر ولی سے اشقیا　　بُغض رکھتے آئے ہین ابتک سدا
جو بتاتا ہے اُنھین راہِ خدا　　اُنکے دشمن ہوتے ہین یہ بیحیا
رنج سہنا سنتِ ابرار ہے

صوفیون کو راگ سے آتا ہے حال　　مست ہوتے ہین اوچھلتے ہین کمال
پیرجی کا ہر برس بڑھتا ہے جال　　خادمون کے ہاتھ لگجاتا ہے مال
کیا چھتر ہے چادرِ زرکار ہے

دے کے اُنگلی کون مین ابلیس پیر　　اور نچاتا ہے سرِ مجلس شریر
پھر لگاوے قہقہا بہرِ نظیر　　جس سے ہین ہنستے صغیر و ہر کبیر
کیسی بے تہذیبی کیا اطوار ہے

اور اسجا ایک ہے بھاری خلل　　گر بناوٹ کو دیا ذرہ دخل
تو عبادت کل گئی وہ ماقبل　　اور ثنا کی تو ہوا واجب قتل
دیکھ فرک جلد کیا اظہار ہے

رات کو زانی سے کرواوین زنا　　دن کو ناچین پیشِ قبرِ اولیا
خوب تحفہ پیرجی کو یہ ملا　　کیا کرامت کا یہان دفتر کھلا

فاجرونکا گرم کیا بازار ہے

کوئی کہتی ہے مجھے کردو حسین — دو مجھے عمدہ غذا کپڑے حسین

یار میرا رات دن چومے زمین — ہوش کھووے دیکھ کے انگیا کی چین

پیر جی مجھکو بھی درکار ہے

زانی اور بھنگڑ وہان آوین اگر — ریوڑی اور گٹے چڑھاوین قبر پر

کسبیون کے حسن پر کر کے نظر — پہونچتے ہین رات کو پھر انکے گھر

یہ نیاز فرقۂ ابرار ہے

زندگی مین جب نہ دیکھا ناچ و رنگ — قبر مین اس فرقے سے ہین وہ نہ تنگ

اولیا سے خوب تم کرتے ہو جنگ — ڈھولک اور مرونگ ہے تیر و تفنگ

اور نگاہ کسبیان تلوار ہے

تعزیون پر بھی یہی ہے ماجرا — بلکہ انپر دھوم ہے اس سے سوا

وقت شب ہے ساتھ ہین شب آشنا — ہاتھ پکڑا چپکے بوسہ لے لیا

شہوت افزا کوچہ و بازار ہے

آشنا جنکے نہ ملتے ہون کبھو — تعزیون پر ہو وہ حاصل آرزو

پھرتی ہین لاکھون حسین و ماہرو — ڈھونڈتی یارون کو اسدن کو بکو

کیون نہ جل زیادہ ہو ماتم دار ہے

کسقدر حکم خدا سے ہے گریز — کسقدر شرع پیمبر سے ستیز

کسقدر دین مین نکالا رستخیز | کسقدر راہ ہدا مین خاک بیز
ایسے فعلو ننسے ہر ایک بیزار ہے

اَب کلامِ حق سے واضح ہو گیا | اور فرمانِ رسولِ حق جو تھا
اولیا آئمہ نے برملا | اور علماے زمان سے بیریا
صاف اِس ادبار کا اظہار ہے

اور چڑھاوے کی حقیقت کھل گئی | قبر جھوٹی یا کہ سچی ہو سبھی
تعزیہ داری کی جو علت کہ تھی | اور علم شدّے کی بھی حالت ملی
سب کی حرمت جان بے تکرار ہے

رافضی اِن بدعتون کے ہین امام | مقتدی ہین تعزیہ والے تمام
اہل سنّت سے نہین ہوتا یہ کام | کیونکہ ہین بیزار ان سب سے امام
اُنکی بدعت مین خوشی دشوار ہے

اہل سنّت جو بناوے تعزیا | دیندار اُس کو سمجھنا ہے خطا
بُت پرست اور اُسمین ہے پھر فرق کیا | بلکہ بھائی ہے وہ آذر کا بڑا
خوب بتخانہ کیا تیار ہے

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

المرتب خاکپاے علماے زمان ناچیز جمال محمد خان اٹروی ضلع مین جری غفر اللہ له ولوالدیه ولسائر المتبعین الشریعة

ف باقی تعزیہ داری کے متعلق اُنکے قباحون اور گناہون کو پندرہ فصول مین۔ کتاب تحفة الفقراء کے جلد اول کے آخر تلازمہ ضمن خامس مین ہمنے شرح و حاطوالت کے ساتھ درج کیا ہے بابد دید ۱۲

(۱۰) احکام شرع محبوب باری
فی
ازالۂ بدعات تعزیہ داری

(۱۱) تیغ اعجاز نظم فارسی

(۱۲) المصافحۃ بالیدین
من
اخبار سید الکونین

(۱۳) الصراط الدین
لتنبیہ غیر مقلدین

(۱۴) قبالۂ ہدایت
دافع ضلالت

(۱۵) صیقل زنگ آئینہ
خنجر بر جگر اہل کینہ

(۱۶) فتاوائے وصالیہ المسمیٰ بقول فیصل دس حصوں میں

(۱۷) مکتوبات وصالیہ

(۱۸) مناجات وصالیہ منظوم

(۱۹) عروس مرات بیان عورات

(۲۰) اشتہارات فقراء نمبر یکم - و دوم - و سوم -

المشتہر کمترین بندگان صمد ملا سراج الدین احمد
ساکن اکلہ رسولپور تحصیل موانہ ضلع میرٹھ